منارۂ نور

[نبی کریم ﷺ کے منفی ارشادات پر مشتمل منتخب احادیث]

محمد عبداللہ جاوید

ترتیب

دیباچہ	۵
پیش لفظ	۷
ایمانیات	۱۱
• تعلق باللہ میں حائل رکاوٹیں	۱۱
• نمازوں سے متعلق احتیاط	۱۴
• عیدین، روزہ اور صدقات کے لیے ہدایتیں	۲۰
• قرآن کریم سے تعلق کے رہنما اصول	۲۲
• شرک، بدعت اور خرافات سے سخت پرہیز کیجیے	۲۵
• رسول اکرم ﷺ منع فرماتے ہیں	۲۸
• ہمارا مشکل میں پڑنا نبی رحمت ﷺ پر بڑا گراں گزرتا ہے	۳۵
اخلاقیات	۴۱
• علم اور عمل میں تضاد نہ ہو	۴۱
• زبان پر قابو رکھیے	۴۲
• نظروں پر قابو رکھیے	۴۶
• باوقار شخصیت کے لیے ضروری پابندیاں	۴۸
• احتیاط کیجیے	۵۳
• حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے	۵۷
• باہمی محبت کے لیے احتیاطی تدابیر	۵۸
• سراپا رحمت بن جائیے	۶۳
• میت، جنازہ اور قبرستان سے متعلق پابندیاں	۶۶

منکرات ۶۹

- ناپسندیدہ اعمال ۶۹
- ظلم کا ساتھ مت دیجیے ۷۱
- برائیوں سے دور رہیے ۷۲
- رک جایئے ۷۵
- من کی مرضی نہیں چلے گی ۸۲
- بدترین لوگ ۸۴
- جنت میں داخل نہیں ہوں گے ۸۵

سماجیات ۸۹

- معاشرہ کی بہتری کے لیے احتیاطی تدابیر ۸۹
- رہن سہن میں احتیاط ۹۳
- کھانے پینے کی پابندیاں ۹۷
- مجلس کے آداب ۱۰۰
- مثالی زوجین کے لیے ضروری ہدایات ۱۰۱
- عورتوں سے متعلق ہدایات ۱۰۳
- گھر، والدین اور بچوں سے متعلق رہنما اصول ۱۰۷

معاملات ۱۱۰

- مرض اور علاج سے متعلق محتاط رویہ ۱۱۰
- دنیا آپ کے لیے... لیکن آپ دنیا کے لیے نہیں ۱۱۱
- ماحولیات کے بہتر معیار کے لیے ضروری پابندیاں ۱۱۴
- تجارت کے اصول و آداب ۱۱۵
- ضروریات سے فراغت کی لازمی شرطیں ۱۲۳
- اختتامیہ ۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قرآن مجید کے بعد دین میں سب سے زیادہ اہمیت احادیث رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔ دین کیا ہے؟ اس کی اصل غرض و غایت اور مقاصد کیا ہیں؟ دین کی اصل روح اور اس کی اسپرٹ کیا ہے؟ یہ معلوم کرنے کا کامل اور مستند ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ قرآن کے بعد اس سلسلے میں صحیح رہنمائی اگر حاصل کی جاسکتی ہے تو وہ نبی ﷺ کے ارشادات ہیں۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ دین صرف کچھ نظریات اور انسانی زندگی سے متعلق کچھ احکام کا نام نہیں ہے۔ دین انسان کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب لانا چاہتا ہے جس کا تعلق انسان کے فکر وعمل سے بھی ہے، اس کے جذبات واحساسات اور اس کی قلبی کیفیات سے بھی ہے۔ دین میں مطلوب یہ ہے کہ ہم ہر لحاظ سے مومن اور مسلم ہوں۔ ہمارا ذہن بھی مسلم ہو اور ہم اپنے جذبات اور قلبی کیفیات کے لحاظ سے بھی مومن اور مسلم ثابت ہوں۔

دین کو اس کے صحیح مزاج کے ساتھ جاننے کے لیے قرآن اور احادیث کا مطالعہ ضروری ہے۔ مومن شخص کبھی بھی اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ علماء نے امت کی اسی ضرورت کے پیش نظر منتخب احادیث کے مختلف مجموعے مرتب کیے ہیں، جن سے لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں امام نوویؒ کی تالیف ''ریاض الصالحین'' کو عام مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ امام نوویؒ نے چہل حدیث کی بھی دو کتابیں مرتب کی ہیں، جن میں جامع اور زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان میں ایک مجموعہ صرف احادیث قدسیہ پر مشتمل ہے۔ مولانا سید عبد القادر ٹونکیؒ نے ''احادیث لیس منا'' کے نام سے منتخب احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا، جس میں موصوف نے ان حدیثوں کو جمع کرنے کا التزام کیا تھا جو یہ بتاتی ہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں جن سے حضور ﷺ نے اپنی بیزاری و بے تعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔

اس سلسلے میں احادیث کا ایک نیا مجموعہ برادر محترم محمد عبد اللہ جاوید صاحب نے مرتب

کیا ہے۔ اس مجموعہ کو" منارۂ نور" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ احادیث کے اس مجموعہ میں ان حدیثوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں آپ ﷺ نے برے اور ناپسندیدہ کاموں سے لوگوں کو منع فرمایا ہے۔ اس میں کبائر اور صغائر ہر طرح کے گناہ اور نازیبا حرکتیں آجاتی ہیں۔

گناہوں اور خدا کی ناراضی سے بچنے کی کوشش بعض پہلو سے نیک کام کرنے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد) ایک اور حدیث میں بغض اور حسد کی بیماری کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ" یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتی ہے۔" یعنی اس سے آدمی کا دین وایمان تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

مولف نے احادیث کو ایمانیات، اخلاقیات، سماجیات اور معاملات کے عنوانات کے تحت مختلف ابواب میں مرتب کیا ہے۔ احادیث کے ترجمے کے ساتھ اصل عربی متن کو بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ احادیث کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ درج کیا ہے اور رواۃ صحابہؓ کے اسماء بھی دے دیے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی قرآن کی آیات بھی نقل فرمائی ہیں اور احادیث کی وضاحت بھی کی ہے۔ اس سے احادیث کے اس مجموعہ کی قدر و قیمت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

مولف نے ترجمے اور تشریحات کی زبان سلیس اور عام فہم رکھی ہے، تاکہ اس سے عام قارئین بھی استفادہ کر سکیں۔ ہماری دعا ہے کہ مولف موصوف کی اس قابل قدر کوشش کو شرف قبولیت حاصل ہو اور اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کر سکیں۔ امت کی فکری اور عملی اصلاح کی جو کوششیں ہو رہی ہیں یہ کتاب بھی ان شاءاللہ ان میں معاون ثابت ہوگی۔

۱۲ر مئی ۲۰۱۱ — خاکسار

چتلی قبر، دہلی — محمد فاروق خاں

پیش لفظ

رسول اللہ ﷺ سارے جہاں والوں کے لیے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپؐ کی آمد سے انسانی زندگی میں بہار آئی۔ انسان نے اپنے حقیقی خالق کو پہچانا، اسی کی بندگی کو اپنی زندگی کا مقصد مانا، انسان کی عظمت کو جانا اور اس سے محبت و خیر خواہی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا سمجھا۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد انسانی زندگی میں ایسے ہی حیرت انگیز انقلاب کے لیے ہوا۔ آپ نے انسانوں کو شرک و جہالت کے اندھیروں سے نکال کر حق وصداقت کی روشنی میں پہنچایا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد مبارک کو سچ کر دکھایا:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ (ابراہیم:۱)

''اے محمد ﷺ، یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تمھاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

انسانی تاریخ کا یہ عظیم اور صالح انقلاب بے مثل ہے، جو سوچنے سمجھنے والوں کو دعوت فکر وعمل دیتا ہے۔ یہ عظیم انقلاب انسانوں میں صالح اقدار کی نشو ونما اور ان کی مکمل ذہنی اور قلبی آمادگی سے عبارت رہا۔ تزکیۂ نفس، کتاب وحکمت کی تعلیم، مکارم اخلاق کی تکمیل جیسے امور رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب کا حصہ رہے۔ آپ نے ایسے احکام صادر فرمائے، جن پر عمل آوری فرد اور معاشرہ کے لیے باعث رحمت بنی۔ آپؐ کی امتیازی شان تو یہ رہی کہ جن امور

سے آپ نے اجتناب کا حکم دیا وہ نہ صرف کسی گناہ سے رکے رہنے کا محرک بنے بلکہ ان امور نے مضبوطیِ فکر اور وسعت عمل کے بے انتہا امکانات روشن کر دیے۔ دینا اور روکنا گویا آپ ﷺ کا مشن اسٹیٹ مینٹ رہا:

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر:۷)

''جو کچھ رسول ﷺ تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

رسول اکرم ﷺ نے جن امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی وہ اپنے اندر حیرت انگیز وسعت لیے ہوئے ہیں۔ ان احکام سے لوگوں کو نہ صرف کسی کام سے روکنا پیش نظر رہا، بلکہ ایسے کئی امور بھی واضح کرنے تھے جن کی بنا پر وہ اپنی اور اپنے ماحول کی بہتر طور پر اصلاح کر سکیں۔

آپؐ کے بلیغ اور جامع کلام مبارک میں پائی جانے والی حکمت کی باتیں انسانوں کو نقصان دہ چیزوں سے روکتے ہوئے خسارے سے محفوظ رکھتی ہیں۔ کسی کو نقصان سے بچانا اور اس کے تزکیۂ نفس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور بھلائی کی خاطر مسلسل جدوجہد کے لیے رہنما اصولوں کا تعین کرنا، بلا شبہ خیر خواہی کی معراج ہے۔ اگر کسی شخص کو معمولی خطرے سے بھی آگاہ کر دیا جائے تو وہ بڑا احسان مانتا ہے۔ یہ خطرات جن سے رسول اکرم ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے ان سے تو دنیا اور آخرت کی کامیابی جڑی ہے۔ رحمت للعالمین ﷺ کے اس احسان عظیم سے دل مان جاتا ہے کہ آپ کی ذات اقدس انسانوں کی حقیقی خیر خواہ ہے۔ اور آپ پر سچے دل سے ایمان لانے اور اطاعت کرنے ہی سے نجات ممکن ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے جن امور سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے، ان کی وسعت انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ان امور کی وسعت، دین اسلام کی وسعتوں کا عکس ہے، ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں برائیوں سے متعلق واضح تصور ہے۔ یہ دین نہ صرف حقیقی مسائل کی نشان دہی کرتا ہے، بلکہ ان تمام مسائل کا واحد حل بھی ہے۔ اس دین کے نزدیک انسان اور انسانی معاشرہ کی بھلائی ہے۔ اور اس دین کا اصل مدعا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور نعمتوں بھری جنت کا حق دار بنانا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا پرتو رہا۔ آپ کا منع کرنا سارے انسانوں کے لیے ہے اور ان کی حقیقی کامیابی ان امور سے بچنے ہی سے ممکن ہے۔ اس سلسلے میں ملت اسلامیہ کی پوزیشن بڑی نازک اور اہم ہے۔ نہ صرف ملت کے ہر فرد کو ان امور سے بچنے کی ہر دم فکر کرنی چاہیے اور عملاً بچتے بھی رہنا چاہیے بلکہ فکر و عمل کے اعتبار سے معاشرہ میں اسے اپنی ایک الگ پہچان بھی بنانی ہے۔ افراد ملت کے شب و روز کے تمام معاملات کو، رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کا عملی نمونہ بننا چاہیے۔ یہی حقیقت ملت اسلامیہ کے مقصد حیات سے جڑی ہے۔ اس کے صحیح فہم و شعور ہی سے ممکن ہے کہ ہر مسلمان اپنی منصبی ذمے داری کو بحسن و خوبی ادا کر سکے، نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں سے دور رہنے میں اعتدال کی روش پر قائم رہ سکے، جس قدر نیکیوں کو پھیلانے (امر بالمعروف) کی فکر و تڑپ ہوتی ہے اسی قدر برائیوں کو دور کرنے (نہی عن المنکر) کی بھی کوشش کرے۔ ایسی ہی با مقصد جدو جہد سے ممکن ہے کہ ملت میں باہمی محبت کی فضا پروان چڑھے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو جلا ملے اور ہر سطح کی کوششوں کو جدت و ندرت میسر آئے۔ جب برائیوں سے کنارہ کش ہوتے ہوئے سارے انسانوں کو ان سے بچانے کی فکر کی جائے تو یقیناً نیکیوں کے فروغ کے بے انتہا امکانات پیدا ہوتے چلے جائیں گے، پھر فرد کی فکر و عمل میں تبدیلی اور معاشرہ میں صالح انقلاب یقینی ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے توسط سے اس کے حبیب پاک ﷺ کے جو ارشادات پیش کیے جا رہے ہیں وہ ہمارے تزکیۂ نفس کا ذریعہ بنیں اور انسانوں کی رہنمائی اور رہبری کا محرک بھی۔ آمین یارب العالمین۔

۱۴؍ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ/ ۲۰؍مارچ ۲۰۱۱ء
بنگلور

محمد عبداللہ جاوید

مَآ اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو

وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (الحشر: ۷)

اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ

ایمانیات

تعلق باللہ میں حائل رکاوٹیں

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَّا یُبْدَأُ فِیْہِ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ۔ ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بڑا کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے نہ ہو، وہ سراسر ادھورا اور ناقص ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بے شمار ہیں اور احسانات بے پایاں، ہر حال میں اسی کی تعریف ہونی چاہیے۔ جس دل نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح طور پر احساس کیا، اس کی صدا سوائے اس کی حمد وثنا کے کچھ اور نہیں ہو سکتی:

اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَّا یَحْمَدُہٗ۔

(عبداللہ بن عمرؓ۔ بیہقی)

''شکر کا اعلیٰ طریقہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے، کسی بندے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اگر اس نے اس کی تعریف نہ کی۔''

اگر کسی کام کی انجام دہی میں اللہ تعالیٰ ہی کو بھلا دیا جائے تو پھر اس کام میں، کام کے نفاذ میں، کام انجام دینے والوں کی کوششوں میں کیوں کر برکت ہو سکتی ہے؟ وہ تو ہر اعتبار سے ناقص ہی ہوگا۔ اس کائنات میں ہر طرف امن وسکون کا پایا جانا، دن اور رات کا باری باری آنا، سورج اور چاند کا حیرت انگیز طور پر اوقات کی پابندی کرنا۔ پھر یہ زمین، اس کی گردش، اس پر یہ سمندروں،

پہاڑوں اور جنگلوں کا وجود اس لیے ممکن ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شئی رب ذوالجلال والاکرام کی تعریف کے گن گارہی ہے:

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجمعہ:۱)

"اللہ کی تسبیح کررہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرماں بردار ہونے کا تقاضا ہے کہ ہر کام کے شروع اور آخر میں اسی کی حمد وثنا کی جائے۔ اور زندگی کے ہر موڑ پر اسی کی تعریف کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔** (حضرت ابوہریرہؓ۔ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔"

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔** (حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسے دعا نہ کرے، یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے اور اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے اس لیے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہوتا۔"

دعا کو اللہ تعالیٰ بڑا پسند کرتا ہے۔ اس کی نگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قابل اکرام نہیں۔ وہ خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے۔ سب سے بڑھ کر عزت وشرف کی بات ہم عاجز بندوں کے لیے یہ ہے کہ دعا قبول کرنے والا خود کہہ رہا ہے:

قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (المومن:۶۰)

"تمھارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔"

بس ہر وقت اسی کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے خوب دعائیں کرنی چاہیے۔ دعا کی توفیق ملنا، اس کے قبول ہونے کے امکانات کو روشن کرتا ہے۔ دعا کے لیے گہرا یقین ضروری ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے حسن ظن، چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ نیک

تمنائیں اور آرزوئیں ہونی چاہئیں:

لَيَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ مَّا الَّذِىْ يَتَمَنّٰى فَاِنَّهٗ لاَ يَدْرِىْ مَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِيَّتِهٖ۔ (حضرت ابوسلمہؓ۔ترمذی)

''تم میں سے ہر شخص دیکھے کہ وہ کیا آرزو کر رہا ہے، وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے کیا لکھا جاتا ہے۔''

نیک تمناؤں اور پختہ یقین کے ساتھ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں تو بلاشبہ ان کا نتیجہ بھی انھیں کے شایان شان ہوگا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔ وَ مَنْ رَّايَا رَايَا اللّٰهُ بِهٖ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے عذاب کی کیفیت لوگوں کو سنوائے گا۔ اور جو شخص دکھاوے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا لیکن کچھ ملے گا نہیں۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَهُوَ بَرِئٌ مِّنَ التَّوَكُّلِ۔

(حضرت المغیرہؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے داغ ڈلوایا اور جھاڑ پھونک کا سہارا لیا وہ توکل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کو طرح طرح سے آزماتا ہے:

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط (الانبیاء:۳۵)

''ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔''

تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو۔ کسی شخص کے ایمان کی حقیقت کا پتا اسی وقت چلتا ہے جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ اگر جان لیوا بیماریوں اور کمر توڑ مصیبتوں کے باوجود کوئی شخص

غلط طریقے اختیار نہ کرے، اللہ ہی پر بھروسہ رکھے تو ظاہر بات ہے اس پر رب کریم کی عنایات بے حد و حساب ہوں گی۔ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث ہے جس میں حضور اکرم ﷺ سے ان لوگوں کے سلسلے میں دریافت کیا گیا جو حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، براشگون نہیں لیتے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

نمازوں سے متعلق احتیاط

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرِقَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔ (بخاری)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے اوقات میں تم اپنی نمازیں مت پڑھا کرو۔''

❁ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَ تَعَدّٰى وَ ظَلَمَ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ- نسائی)

''ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو سے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے تین تین بار وضو کر کے بتلایا اور پھر فرمایا کہ وضو اسی طرح کرنا چاہیے اب جو کوئی اس سے زیادہ کرے اس نے بہت برا کیا، حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا۔''

وضو میں سر کے مسح کے علاوہ دیگر اعضا کو تین بار دھونا سنت ہے۔ اس سے زیادہ خلاف سنت ہے اور مکروہ بھی۔ جس سے پانی کا بے جا استعمال اور وقت کا زیاں ہوتا ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَی الْعَبْدِ وَ هُوَ فِیْ صَلاَ تِهٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ۔ (حضرت ابوذرؓ۔ ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ بندے کے چہرے کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے اور جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی۔"

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ وَ اَنْ یُّغَطِّیَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

"حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور چہرہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ شَیْءٌ۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔"

اگر کپڑا اس قدر چھوٹا ہو کہ کاندھوں کو چھپانے کے بعد ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں نماز درست نہیں۔ ہاں اگر کپڑا کشادہ ہو تو ستر پوشی کے بعد کاندھوں کو کھلا رکھتے ہوئے نماز پڑھ لینا بالاتفاق جائز ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُجزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیمَ ظَھرَہٗ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ۔ (حضرت ابو مسعود الانصاریؓ۔ ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔''

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُودِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔ (حضرت انسؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک طرح سے سجدہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔

(حضرت ابو الملیحؒ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کے سارے اعمال ضائع ہوگئے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لاَ یَقْبَلُ صَلاَۃً بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلاَ صَدَقَۃً مِنْ غُلُوْلٍ۔ (حضرت ابو الملیحؒ عن ابیہ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور ایسا صدقہ بھی جو چوری کے مال میں سے کیا گیا ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ۔

''دو پودوں (پیاز اور لہسن) سے منع فرمایا ہے۔''

وَ قَالَ ﷺ مَنْ اَکَلَھُمَا فَلاَ یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

''اور آپ ؐ نے فرمایا: کوئی ان کو کھا کر ہماری مسجد میں نہ آئے۔''

وَ قَالَ ﷺ اِنْ کُنْتُمْ لاَ بُدَّ اٰکِلِیْھِمَا فَاَمِیْتُوْھُمَا طَبْخًا۔

(حضرت معاویہ بن قرۃؓ عن ابیہ - ابوداؤد)

''اور پھر آپ ؐ نے فرمایا: تمھیں انھیں کھانا ہی ہے تو اچھی طرح پکا کر ان کی بدبو ختم کر دو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلاَ تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَآ اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ - مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جتنی نماز ملے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کر لو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ وَ اِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ۔

(حضرت انسؓ - بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جب تک دلچسپی اور توجہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو اور جب سستی طاری ہو تو رک جاؤ۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ۔

(حضرت ابوہریرہؓ - بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ البتہ جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلاَ تِکُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ - بخاری)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نمازیں (نفل) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔‘‘

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال زندہ شخص کی سی ہے اور یاد نہ کرنے والے کی مردہ جیسی۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر گھروں میں سنت ونوافل کا اہتمام نہ ہو تو گھر، گھر نہیں گویا قبرستان ہوا کہ جہاں نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے۔ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہو وہ آباد ورنہ برباد۔ ایک اور حدیث میں اس گھر کو مقبرے سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی جاتی:۔ لاَ تَجعَلُوا بُیُوتَکُم مَقَابِرَ ’’اپنے گھر کو مقبرہ مت بناؤ۔‘‘

رسول اکرم ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ یہ عمل ہر لحاظ سے خیر کا باعث ہوتا ہے۔ دوسروں کو نماز پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے، نماز پڑھنے والا گھر میں غیر اخلاقی کام کرنے سے بچا رہتا ہے، دیگر افراد بھی اپنے رویے میں محتاط رہتے ہیں، گھریلو مسائل زیادہ الجھتے نہیں، سیکھنے سمجھنے کا ماحول بنا رہتا ہے اور بڑوں چھوٹوں کے درمیان محبت واحترام کا تعلق قائم رہتا ہے۔ گھر میں نفل نمازوں کی ادائیگی سارے ماحول کو خیر اور بھلائی سے روشن کر دیتی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَمَّا صَلاَۃُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہٖ فَنُوْرٌ فَنَوِّرُوْا بُیُوْتَکُمْ۔

(عاصم بن عمرؓ۔ابن ماجہ)

’’بلاشبہ ایک شخص کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا نور کا باعث ہے، پس اپنے گھروں کو اس نور سے روشن کرو۔‘‘

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لاَ تَکُنْ مِّثْلَ فُلاَنٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ الَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ الَّیْلِ۔ (بخاری ومسلم)

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے عبداللہ! تم اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔‘‘

راتوں میں قیام اور تہجد کا اہتمام، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔ جب کسی پر اللہ تعالیٰ کرم فرماتے ہوئے یہ توفیق بخشے، اسے چاہیے کہ استقلال کے ساتھ راتوں میں قیام کا اہتمام کرے۔ اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ جو نیک لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے، قرآن کریم میں ان کی یہ خوبیاں بیان کی گئیں ہیں:

كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ○ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○

(الذاریات: ۱۷، ۱۸)

''وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَ لٰكِنْ يَّقُوْلُ افْسَحُوْا۔** (حضرت جابرؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے وقت اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے، اگر بیٹھنے کی گنجائش نکالنی ہو تو بس اتنا کہے کہ جگہ دو۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَاءِ كُمْ۔** (حضرت انسؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل اگر کھانا پیش کیا جائے تو نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور اسے چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔''

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ۔

رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے:

فِى الْمَزْبَلَةِ	ایسا مقام جہاں کچرا ڈالا جاتا ہے
وَالْمَجْزَرَةِ	کمیلے (جانوروں کو ذبح کرنے کی جگہ) میں
وَالْمَقْبَرَةِ	مقبرہ میں (جہاں قبر ہو)
وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ	عام راستے پر

وَالْحَمَّامِ	حمام (غسل خانے) میں
وَ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ	اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ (اصطبل)
وَ فَوْقَ الْکَعْبَةِ	اور کعبہ کی چھت کے اوپر

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

عیدین، روزہ اور صدقات کے لیے ہدایتیں

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الاضحیٰ اور دوسرا عید الفطر۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔''

تاکہ تازہ دم ہو کر رمضان المبارک کے روزوں کا اہتمام کیا جا سکے۔ بعض احادیث میں ایسے لوگوں کے لیے اجازت دی گئی ہے جو ہر ماہ پابندی سے روزہ رکھتے ہوں تاہم شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے سے سخت منع کیا گیا ہے۔

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ۔ (مسلم)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال سے منع فرمایا ہے۔''

وصال-وصل سے ہے جس کے معنی جوڑنے یا ملانے کے ہیں۔ وصال سے مراد ایک روزہ کو دوسرے سے ملانا یعنی لگاتار روزے رکھنا، اس طرح سے کہ درمیان میں نہ کچھ کھایا جائے اور نہ ہی پیا جائے، ایسے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ حضرت عمرانؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں شخص کبھی دن کو افطار نہیں کرتا (مسلسل

روزے سے رہتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ صَامَ وَلاَ اَفطَرَ۔ (نسائی) ''نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔''

نفل روزوں کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے متعلق حضرت عثمان بن ابی العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے:

صِیَامٌ حَسَنٌ ثَلاَ ثَۃُ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّھرِ۔

''اچھے روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں۔''

حضرت ھُنَیْدَۃَ خُزاعِی سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا وہ فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے۔ ایک پہلے پیر کو دوسرے جمعرات کو پھر ایک اور دوسری جمعرات کو۔ (نسائی)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الَّذِی لاَ یُؤَدِّیْ زَکَاۃَ مَالِہٖ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ قَالَ فَیَلْتَزِمُہٗ اَوْ یُطَوِّقُہٗ قَالَ یَقُوْلُ اَنَا کَنْزُکَ اَنَا کَنْزُکَ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں ظاہر ہوگا، جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے، پھر وہ اس کو لپیٹ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا مال ہوں۔''

اللہ کے دیے ہوئے مال کو اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا انتہائی بد بختانہ رویہ ہے۔ مال کو سینت سینت کر رکھنے والوں کے لیے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ قرآن کریم کے اس انداز بیان کو ملاحظہ کیجیے:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلاَ یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَ جُنُوْبُھُمْ وَ ظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ: ۳۴، ۳۵)

”دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔“

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لاَ يَقْبَلُ صَلاَةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلاَ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ۔** (حضرت ابوالملیحؒ عن ابیہ-نسائی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہٗ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا اور ایسا صدقہ بھی جو چوری کے مال میں سے کیا گیا ہو۔“

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلاَلَ ذِى الْحِجَّةِ وَ اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّىَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَ اَظْفَارِهٖ۔** (حضرت ام سلمہؓ-مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا بھی ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔“

❁ **نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔**

(حضرت جری بن کلیبؓ-ابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے، جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں اور کان کٹے ہوئے ہوں۔“

قرآن کریم سے تعلق کے رہنما اصول

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ۔**

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی، ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کو تین دن سے کم میں مکمل کر لیا وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں سمجھا۔“

قرآن کریم کا حق ہے کہ بڑی ہی دلچسپی اور دلی آمادگی کے ساتھ اس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اسے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی تاکید کی گئی: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً (المزمل: ۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں کتنا قرآن پڑھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک مرتبہ ختم کرو۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا پندرہ دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دس دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانچ دنوں میں۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جو تین دنوں سے کم میں قرآن پڑھے وہ اس کو نہیں سمجھتا۔ (مسند احمد)

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ سُوْرَةً كَيْتَ وَكَيْتَ اَوْ نَسِيْتُ اٰيَةً كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔ (حضرت شفیق بن سلمہؓ۔ مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں سورت یا فلاں فلاں آیت بھول گیا انتہائی نامناسب ہے بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ میں بھلا دیا گیا۔“

خود نبی کریم ﷺ کا ایسا ہی معاملہ رہا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں بیٹھے ایک شخص کا قرآن پڑھنا سنا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِیْ اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا۔ (مسلم)

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے کہ اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنسَاهُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ۔ (حضرت سعد بن عبادہؓ۔ ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ خالی ہوں گے۔“

جَذَمَ کے معنی کاٹ دینے یا نکال دینے کے ہیں۔ جو شخص قرآن کریم کو پڑھے اور بھول جائے وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے ہاتھ نہیں ہوں گے۔ یعنی قرآن کریم پڑھنے کا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

قرآن کریم کو پڑھ کر بھول جانے کے معنی ہیں اس پر عمل سے غفلت، جو کسی بھی حال میں گوارہ نہیں۔ اس لیے قرآن کریم کی آیات کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں رسول اکرم ﷺ نے خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی حفاظت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینہ سے نکل جانے میں اتنا ہی تیز ہے جتنا ایک اونٹ رسی سے اپنی گردن چھڑانے میں۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی سی ہے جس نے اس کو رسی سے باندھ رکھا ہے۔ اگر وہ اس کی دیکھ بھال کرتا رہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس سے غفلت برتے تو وہ چلا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

❁ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ (نسائی)

”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں تلاوت قرآن فرمایا کرتے سوائے حالت جنابت کے۔“

حضرت عبداللہ بن سلمہؓ سے ایک اور روایت ہے جس میں کہا: لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةِ۔ ”کوئی چیز آپ ﷺ کو نہیں روکتی تھی قرآن کریم کی تلاوت سے سوائے جنابت کے۔“ آپ ﷺ کا طریقہ رہا کہ جب تک غسل نہ کر لیتے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتے۔

عورت سے صحبت کرنے کی بعد کی حالت کو جنابت (A state of ritual impurity) کہتے ہیں۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔ (حضرت علیؓ۔ مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ۔ (بخاری)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

شرک، بدعت اور خرافات سے سخت پرہیز کیجیے

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔**

(حضرت نواس بن سمعانؓ-شرح السنہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت قطعی جائز نہیں۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔**

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ عَدْوٰی وَلاَ طِيَرَةَ وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ۔**

(حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور ماہ صفر کو بے برکت خیال کرنا سب بے کار باتیں ہیں۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ۔** (حضرت عبداللہ بن حکیمؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گلے میں کوئی چیز ڈال لی تو وہ اسی کو سونپ دیا جاتا ہے۔''

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن حکیمؓ کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ ان کا جسم بخار کی وجہ سے تپ رہا ہے تو انھوں نے کہا کہ تم اپنے گلے میں کوئی تعویذ وغیرہ کیوں نہیں ڈال لیتے؟ جواب میں حضرت عبداللہ بن حکیمؓ نے کہا کہ موت تو اس سے بھی زیادہ قریب ہے پھر اس حدیث کا ذکر کیا۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالے جو اس میں نہ ہو وہ رد ہے۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ (حضرت ابراہیم بن میسرہؒ۔بیہقی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین میں نئی بات اختیار کرنے والے بدعتی کی عزت کی بے شک اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ یُّرٰی اَنَّهٗ کَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ۔ (حضرت سمرہ بن جندبؓ۔مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے میری طرف سے کوئی حدیث پیش کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو جس نے پیش کیا وہ جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔نسائی،ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو، اگر کوئی سانپوں کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

ایک اور حدیث میں یہی بات اس طرح بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَکَ الْحَیَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (ابوداؤد)

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو محض سانپوں کو اس ڈر سے چھوڑتا ہے کہ کہیں وہ انتقام نہ لیں۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔''

اللہ سے قریب تر ہونے کی نیت سے سامان سفر تیار کرنا اور زیارت کے لیے گھر سے نکلنا صرف انھی تین مقامات کے لیے مخصوص ہے۔ بزرگوں کے مزارات پر اس نیت سے جانا کہ وہ خوش ہوکر ہماری منتیں اور مرادیں پوری کریں گے یا اس کا وسیلہ بنیں گے، اس حدیث کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔''

جب کسی کا انتقال ہوجائے تو صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے، جذبات پر قابو پانا پسندیدہ عمل ہے۔ اس موقع پر چیخنے چلانے کو سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں رسول اکرم ﷺ خصوصی نصیحت فرماتے ہیں کہ شدت غم سے بے قابو ہوکر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔ (نسائی)

''جب لوگ نوحہ کرتے ہیں تو مردہ کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔''

حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: لاَ تَنُوْحُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ (نسائی) ''مجھ پر نوحہ مت کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر تھوڑا بھی نوحہ نہیں ہوا۔''

نوحہ-ناح سے ہے جس کے معنی ماتم منانے (to mourn) کے ہیں۔ اسی سے نَوح ہے، جس کے معنی بلند آواز سے رونے (Loud weeping) کے ہیں۔

❁ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ (ترمذی)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔"

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّكْتَبَ عَلَیْهَا وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ۔ (حضرت جابرؓ-ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، اس کے اوپر لکھنے، اس کے اوپر تعمیر کرنے اور اس کے اوپر چلنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْآ اِلَیْهَا۔

(حضرت ابومرثد الغنویؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔"

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔ (حضرت جابرؓ-ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّكْتَبَ عَلَی الْقَبْرِ شَیْءٌ۔ (حضرت جابرؓ-ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر کچھ لکھنے سے منع فرمایا ہے۔"

رسول اکرم ﷺ منع فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(حضرت علی بن ابی طالبؓ-ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت اختیار کرو۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لاَ یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلاَ یَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ۔ (حضرت عیاض بن حمارؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع وانکساری اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی ایک دوسرے پر فخر جتائے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ... مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ۔ (حضرت سعدؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کی طلب نہ کرنا ابن آدم کی شقاوت کا سبب ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی نہ رہنا یہ بھی ابن آدم کی شقاوت ہے۔''

شقاوت، شقی سے ہے جس کے معنی ناراضگی اور عدم اطمینان (Distressed) کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بھلائی نہ چاہنا اور اس کے فیصلے پر راضی نہ رہنا، دراصل یہ قلب کی سختی کی وجہ سے ہے۔ جب قلب ہی بیمار ہو تو آدمی کی سوچ کیسے صحت مند ہو سکتی ہے، وہ تو یہی سمجھے گا کہ کسی چیز سے اس کی محرومی اس کی آزمائش نہیں بلکہ کچھ اور ہے:

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ۝
(الفجر:۱۶)

''اور جب اس کا رب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔''

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی مرضی پر مطمئن رہنا ایک مومنانہ وصف ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے سعادت سے تعبیر فرمایا۔ اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ ہیں: مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ۔ ''یہ ابن آدم کی سعادت ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کی تقدیر میں لکھ دے اس پر راضی رہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَ کَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَآءِ مَالَا یُطِیْقُ۔ (حضرت حذیفہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے پوچھا اپنے آپ کو ذلیل کوئی کیسے کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خود کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ کوئی اپنے آپ کو کسی ایسے کام میں لگا دے جو سخت محنت و مشقت چاہتا ہو اور جس کو کرنے کی طاقت اس میں نہ ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی۔

(حضرت عقبہ بن عامرؓ-مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نشانہ بازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَھَا فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی تُوْضَعَ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ ساتھ چلے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ نہ رکھا جائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِیَّاکُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالشُّحِّ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخیلی اور تنگ دلی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخیلی کی وجہ سے ہلاک ہوئے، حرص نے ان کو تباہ کر دیا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں یہ نصیحت فرمائی۔ پہلے کے لوگوں کی بری خصلتوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ وہ حرص و لالچ کی وجہ سے بخل پر نہ صرف آمادہ تھے بلکہ بخل کا حکم بھی دیتے، تعلقات کو توڑ ڈالتے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے۔ لہٰذا ان بری خصلتوں سے شخصیت پاک رہنی چاہیے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ صُمَاتَ یَوْمٍ اِلَی الَّیْلِ۔ (حضرت علی بن ابی طالبؓ-ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن بھر کی خاموشی جائز نہیں۔“

اس سے مراد بناوٹی خاموشی یا کسی سے بات نہ کرنے کے لیے اختیار کیا جانے والا طرزِ عمل ہے۔ ویسے فضول کاموں میں لگے رہنے اور بے فائدہ گفتگو کرنے کی بہ نسبت تفکر و تدبر کے لیے اختیار کی جانے والی خاموشی کو باعثِ خیر کہا گیا ہے۔ یہ خاموشی، اللہ تعالیٰ کے کلام پر غور و فکر اور حالات کو سمجھنے کے لیے ہونی چاہیے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَسْئَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وُّکِّلْتَ فِیْھَآ اِلٰی نَفْسِکَ وَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا۔

(حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ-ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذمہ دارانہ منصب مت مانگو، اگر مانگنے سے ذمہ داری مل جائے تو تمھیں نفس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر نہ مانگنے پر ملے تو مدد کی جائے گی۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَآئِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

(ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسندیدہ ہے وہ شخص جو لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اور ان میں فساد ڈالتا ہے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ (حضرت سعید بن زیدؓ-ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام زیادتیوں سے بڑھ کر زیادتی یہ ہے کہ کسی مسلمان کی ناحق عزت نکالی جائے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ وَ یَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا... (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف۔ اور ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘

❁ **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا وَلاَ تُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیْہِ۔**

’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ تعلیم دیجیے مگر زیادہ نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں اس پر عمل نہ کرسکوں۔

فَقَالَ ﷺ لاَ تَغْضَبْ۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا غصہ مت کر۔

فَرَدَّدَ ذَالِکَ مِرَارًا۔

وہ شخص کئی مرتبہ یہی پوچھتا رہا۔

کُلُّ ذَالِکَ یَقُوْلُ لاَ تَغْضَبْ۔ (ترمذی)

اور ہر بار آپ ﷺ یہی فرماتے رہے غصہ مت کر۔‘‘

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَ یَبْتَلِیْکَ۔** (حضرت واثلہ بن اسقعؓ - ترمذی)

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی بدحالی پر خوشی کا اظہار مت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تمھیں اس میں مبتلا کردے گا۔‘‘

شمت کے معنی ہیں کسی کی بدقسمتی پر خوش ہونا (to rejoice at the misfortune of someone)۔ شماتۃ کے معنی خوش ہونے کا ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہو (malicious joy)۔ رسول اکرم ﷺ نے کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر

نصیحت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اوراس کے برعکس جو قابل مذمت رویہ ہوسکتا ہے اس کا یہاں بڑی شدت سے ذکر فرمایا ہے۔

❁ عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِکٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیْمَ الْاَظْفَارِ وَ اَخْذَ الشَّارِبِ وَ حَلَقَ الْعَانَةِ۔ (ترمذی)

''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چالیس دن مقرر فرمائے، ناخون کاٹنے، مونچھیں تراشنے اور زیر ناف بال نکالنے کے لیے۔''

یعنی چالیس دن کے اندر اندر یہ تمام کام ہوجانے چاہئیں۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا۔

(حضرت زید بن ارقمؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی مونچھیں نہ ترشوائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ عَنْ عَائِشَةَؓ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّبَتُّلِ۔ (نسائی)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجرد یعنی بغیر شادی شدہ رہنے سے منع فرمایا ہے۔''

حضرت سعد بن ہشامؒ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں بغیر شادی کے رہنا چاہتا ہوں آپ کیا فرماتی ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ۔ ''ایسا ہرگز مت کرنا کیا تم نے نہیں سنا اللہ عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟'' وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِکَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً ط (الرعد:۳۸) ''تم سے پہلے ہم بہت رسول بھیج چکے ہیں اور ان کو ہم نے بیوی اور بچوں والا ہی بنایا تھا۔'' فَلَا تَتَبَتَّلْ۔ ''پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم بغیر نکاح کیے ہرگز نہ رہنا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صحبت مت اختیار کرو مگر مومن کی اور تمھارے ساتھ کوئی نہ کھائے مگر وہ جو ہو متقی۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ۔

(حضرت جابرؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُسِمَتِ الْاَرْضُ وَحُدَّتْ فَلاَ شُفْعَةَ فِيْهَا۔

(حضرت ابو ہریرہؓ۔ ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب زمین کی تقسیم ہو اور اس کی حد بندی بھی ہو جائے تو پھر اس میں شفعہ نہیں رہا۔''

شفعہ کہتے ہیں اس حق کو جو کسی پارٹنر کو زمین یا مکان کے فروخت ہونے کے وقت حاصل ہوتا ہے (right of pre-emption)۔ مثلاً ایک باغ چار آدمیوں میں مشترک تھا اب ایک شخص نے ان میں سے اپنا حصہ کسی دوسرے شخص کو بیچ دیا تو باقی تین لوگوں کو شفعے کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہیں تو زمین خریدنے والے کو اتنی ہی رقم دے کر، جتنی میں اس نے خریدی تھی، زمین کا وہ حصہ حاصل کر سکتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَيْئٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو اور اس پر دو راتیں بھی گزارے مگر اس حال میں کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔''

جمہور علماء کے نزدیک وصیت مستحب ہے۔ لیکن اگر کسی شخص پر قرض ہو یا کسی کا حق ادا ہونے سے رہ گیا ہو تو ایسی صورت میں اس پر وصیت واجب ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ وصیت کرے بلکہ گواہ بھی بنائے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔ (حضرت عمرو بن خارجہؓ۔نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔''

مال میں وارث کا حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے پھر مزید وصیت کرنے سے دوسروں کا حق تلف ہونے کا امکان رہتا ہے۔

ہمارا مشکل میں پڑنا نبیِ رحمت ﷺ پر بڑا گراں گزرتا ہے

رسول اکرم ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا، اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران: ۱۶۴)

''درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انھی میں سے ایک پیغمبر اٹھایا۔''

رسول اکرم ﷺ نے تمام انسانوں کی اصلاح کے لیے بے انتہا جدوجہد فرمایا۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی ان تھک کوششوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ انسانوں کا بڑا درد رکھتے اور ہر دم ان کی خیر خواہی چاہتے۔ اصلاح وتربیت کے لیے ہر چھوٹے بڑے امر سے متعلق ہدایت فرماتے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (التوبہ: ۱۲۸)

''دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے۔ تمھارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمھاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔''

آپ ﷺ کے ارشادات میں سے صرف ان چند کا مطالعہ کر لیجیے، یقیناً نبی کریم ﷺ

کے جذبۂ ہمدردی وغم گساری سے واقفیت ہوجائے گی۔ کس قدر آپ ﷺ بھلائی کے مشتاق تھے، کیسے کیسے معاملات میں رہنمائی فرمائی، جن امور پر توجہ بھی نہیں جاتی ان کے سلسلے میں بھی واضح ہدایتیں دیں۔ ان گنت درودوسلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْکُ وَالسِّحْرُ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک کرنے والی دو چیزوں سے بچو۔ ایک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور دوسرا جادو۔''

❁ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔

(حضرت سمرہ بن جندبؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے دھاگہ کو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر توڑنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ۔

(حضرت جابرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کے اطراف کوئی دیوار نہ ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَ صِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ۔ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج غروب ہوجائے تو اپنے جانوروں اور بچوں کو گھر سے باہر جانے مت دو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی ختم ہوجائے۔ کیونکہ شیاطین سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی زمین پر بھیجے جاتے ہیں یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی ختم ہوجائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِکْ بِيَدِهٖ عَلٰی فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ یوں ہی مت چھوڑو۔''

چولہے میں جلتی آگ نہیں چھوڑنا چاہیے، اس کے پھیلنے اور نقصان پہنچانے کا خطرہ رہتا ہے۔ آگ کے علاوہ باورچی خانہ میں موجود دیگر برقی رو سے چلنے والی مشینوں (electrictappliances) کو بھی اچھی طرح بند کر دینا چاہیے۔ چولہے سے لگے گیس سلنڈر کے ریگیولیٹر کو بھی بند کر دینا چاہیے۔

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ يُّقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ۔ (حضرت بریدہؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کہ جسم کا تھوڑا حصہ چھاؤں اور تھوڑا حصہ دھوپ میں ہو۔''

سورج کی روشنی میں مختلف قسم کی شعاعیں ہوتی ہیں، جن کا جسم پر راست اثر مثبت اور منفی، دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ اگر پورا جسم دھوپ میں ہو تو سورج سے نکلنے والی الٹرا والیٹ شعاعیں جسم پر بڑا خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ان کے ذریعہ وٹامن ڈی میسر آتا ہے، جس سے ہڈیاں بننے یا مضبوط ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس لیے دودھ پیتے بچوں کو کم از کم ہفتہ بھر میں آدھ گھنٹہ سورج کی دھوپ فراہم کرنا مفید مانا جاتا ہے۔لیکن یہ کسی حال مناسب نہیں کہ جسم کو سورج کی گرمی میں مسلسل تپایا جائے۔ سورج کی شعاعوں میں جسم کے مسلسل رہنے سے کئی قسم کی بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جیسے جلد میں جلن (sunburn) پیدا ہونا۔ کہا جاتا ہے کہ دو تین منٹ کے بعد ہی سورج کی تپش کی وجہ سے جلد اثر قبول کرنے لگتی ہے، اس کی ساخت میں موجود پروٹین collagen اور elastin ٹوٹنے لگتی ہیں جس کی وجہ سے جسم پر جھریاں آجاتی ہیں۔ اس حدیث میں جسم کے کچھ حصہ کو دھوپ میں اور کچھ حصہ کو چھاؤں میں رہنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کی حکمت

بالکل واضح ہے کہ اگر سورج کی شعاعیں پورے جسم کی بجائے آدھے یا اس سے کم حصہ پر پڑیں تو اس کا مثبت یا منفی اثر پورے جسم پر نہیں ہوگا، جس سے صحت بگڑنے کے امکانات ہوں گے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔

(حضرت عمر بن خطابؓ- دار قطنی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھوپ کے پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ اس سے برص (جذام) پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔''

برص یا جذام ایک ایسا مرض ہے جو جلد کے انفکشن سے پیدا ہوتا ہے۔ جو جلد کے زخم کی ہیئت کے بدلاؤ (disfiguring skin sores) یا جلد کے ایک قابل لحاظ مدت تک کسی زخم یا جلن سے دو چار رہنے (progressive deblitation) سے پیدا ہوتا ہے۔ جو پانی سورج کی کرنوں کے راست پڑنے سے گرم ہوتا ہے وہ کیمیائی لحاظ سے جلد میں موجود امراض یا حساس جلد پر اثر ڈالنے کی خاصیت اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ اگر دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے نہایا جائے تو امکان ہے کہ جلد اس کا منفی اثر قبول کرے اور برص جیسا مرض پیدا ہو۔ البتہ سورج کی شعاعوں سے پانی گرم کرنے کے طریقے (solar water heating system) کا شمار اس میں نہیں ہوتا کیونکہ solar panels پر پڑنے والی سورج کی شعاعیں، برقی رو میں تبدیل ہو جاتی ہیں، اور اسی برقی رو کی حرارت سے پانی گرم ہوتا ہے۔ اس لیے اس طریقے سے گرم کیا گیا پانی جسم پر مضر اثر نہیں ڈالتا۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَآ اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَّأْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا۔

(حضرت جابر بن عبد اللہؓ- مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی ایک مدت سے سفر میں ہو تو اچانک بغیر اطلاع کے رات کو گھر واپس آئے۔''

جو شخص گھر سے ایک لمبی مدت تک دور رہا ہو اس کا رات کو اچانک آنا گھر والوں کے لیے تکلیف کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس حال میں گھر والے ہوں انھیں دیکھ کر اس شخص کو ملال بھی ہو۔ گھر میں بیوی ہو تو اس کو اپنے شوہر کی آمد سے پہلے بننے سنورنے کا موقع

نہیں ملے گا ظاہر بات ہے بیوی کو نامناسب حالت میں دیکھ کر خود شوہر کو تکلیف پہنچے گی۔ رات کو اچانک آنے سے لوگوں کی نیند میں خلل بھی پڑسکتا ہے۔ پھر آنے کے بعد گفتگو میں رات یوں ہی گزر سکتی ہے اور فجر کی نماز کے ضائع ہونے کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ غرض رات میں اس طرح پہنچنا اپنے اندر خیر کی بہ نسبت زیادہ شر لیے ہوئے ہے اس لیے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں جس کے راوی حضرت عثمان بن ابی شیبہؓ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَحۡسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهۡلِهٖ اِذَا قَدِمَ مِنۡ سَفَرٍ اَوَّلُ الَّيۡلِ۔ (ابوداؤد)

"آدمی کا سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹنے کا اچھا وقت رات کا پہلا حصہ ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتۡ رَمِيَّتُکَ فِيۡ مَاءٍ فَغَرِقَتۡ فَمَاتَتۡ فَلاَ تَاۡکُلۡ۔ (حضرت عدی بن حاتمؓ - ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی جانور پر تیر چلاؤ اور وہ پانی میں ڈوب کر مر جائے تو اس کو مت کھاؤ۔"

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسۡتَيۡقَظَ اَحَدُکُمۡ مِنۡ نَّوۡمِهٖ فَلاَ يُدۡخِلۡ يَدَهٗ فِي الۡاِنَاءِ حَتّٰی يَغۡسِلَهَا۔ (حضرت سالمؒ عن ابیہ - ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے اس کو دھولے۔"

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَدَعُوا الۡعَشَاءَ وَلَوۡ بِکَفٍّ مِّنۡ تَمۡرٍ فَاِنَّ تَرۡکَهٗ لَهُرِمَ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ - ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا (عشائیہ) مت چھوڑو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ہی سہی کھالو اس لیے کہ رات کا کھانا چھوڑ دینا آدمی کو بہت جلد بوڑھا کر دیتا ہے۔"

رات کے وقت دن بھر کی دوڑ دھوپ سے جسم کو توانائی کی ضرورت ہوتی ہے، تمام مصروفیات کے ختم ہونے سے ایک طرح کا ذہنی سکون بھی میسر آ جاتا ہے۔ ایسے موقع پر سونے

سے پہلے کھانا، صحت پر بڑا خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ جسم کو توانائی ملتی ہے، تھکان دور ہوتی ہے اور بڑے سکون کی نیند آتی ہے۔ اس لیے رسول اکرم ﷺ نے تاکید فرمائی کہ رات کا کھانا اپنے اوپر لازم کرلینا چاہیے، چاہے تھوڑی مقدار ہی میں سہی۔ جلد بوڑھا بنانے کے معنی یہ ہیں کہ اگر رات کا کھانا نہ کھایا جائے تو نیند نہ آنے (insomnia) کی شکایت ہوگی، صحت متاثر ہوگی، اگلے دن صبح کے کاموں کی انجام دہی کے لیے درکار توانائی میسر نہیں رہے گی جس کے سبب ہوسکتا ہے کہ آدمی ٹینشن لے۔ ان تمام وجوہ کی بنا پر اس کی صحت بگڑ سکتی ہے اور وقت سے پہلے وہ عمر رسیدہ لگنے لگتا ہے۔ مٹھی بھر کھجور دراصل اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ رات کا کھانا ضرور کھانا چاہیے لیکن زیادہ نہیں۔ ورنہ جتنے نقصانات نہیں کھا کر سونے کے ہیں کم و بیش اتنے ہی نقصانات زیادہ کھا کر سونے کے بھی ہیں۔

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَ يُسْقِيْهِمْ۔** (حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ - ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مریضوں پر کھانے اور پینے کے سلسلے میں جبر نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انھیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔"

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَاءِ كُمْ۔** (حضرت انسؓ - بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل اگر کھانا پیش کیا جائے تو نماز سے پہلے کھانا کھالو اور اسے چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔"

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔**

(حضرت ابوسعید خدریؓ - نسائی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دو اس لیے کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے۔"

اخلاقیات

علم اور عمل میں تضاد نہ ہو

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس علم سے فائدہ نہ ہو اس کی مثال اس خزانہ کی سی ہے، جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-ابوداؤد، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص سے علم سے متعلق کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے اس کا جواب نہ دیا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

(حضرت کعب بن مالکؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص علم حاصل کرے اس لیے کہ علماء میں اس کی وجہ سے فخر کر سکے یا نادان لوگوں کے ساتھ بحث و تکرار کر سکے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوزخ میں ڈالے گا۔''

زبان پر قابو رکھیے

انسانی اعضا میں سے جس پر زبردست کنٹرول کی تاکید کی گئی وہ زبان ہے۔ کہنے کو تو یہ بڑا ہی نرم و نازک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اس سے ادا ہونے والے الفاظ بڑا گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ افراد پر بھی اور معاشرہ پر بھی۔ انسانی شخصیت کو جن اعلیٰ اخلاق سے مزین ہونا ہے ان میں سے بعض کا تعلق زبان سے ہے۔ گفتگو میں احتیاط، جچے تلے الفاظ کی ادائیگی، موقع و محل کی مناسبت سے تبادلۂ خیال، منشا و مدعا پر پورا اترنے والے الفاظ ـــــ یہ وہ معیارات ہیں جو ہر زبان کے لیے بالکل اختیاری ہونے چاہئیں۔ یہ ایمان کے تقاضوں میں سے ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًاo (الاحزاب:۷۰)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔''

زبان کی ایک اور خوبی ہونی چاہیے یعنی جب یہ چلے تو دل جڑنے لگیں۔ ہر ایک کے لیے اچھے جذبات کا اظہار، ہمت افزائی، اچھے کاموں کی انجام دہی پر داد تحسین دینے والا کردار یقیناً شخصیت کو سب کا محبوب نظر بنا دیتا ہے۔ ایمان والوں کا کردار ایسا ہی دل پذیر ہونا چاہیے:

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ:۸۳) ''لوگوں سے بھلی بات کہنا۔''

رسول اکرم ﷺ نے ان تمام عادتوں اور رویوں سے سختی سے منع فرمایا جن سے لوگوں کے درمیان دوریاں پیدا ہوتی ہوں، شخصیت بری طرح مجروح ہوتی ہو اور اللہ کی نگاہ میں اپنی قدر کھوتی چلی جاتی ہو۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُکْثِرِ الْکَلاَمَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ کَثْرَةَ الْکَلاَمِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَ اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر طویل گفتگو مت کیا کرو کیونکہ اللہ کی یاد کے بغیر ایسی طویل گفتگو، دل کی سختی کا سبب ہوتی ہے۔ بلاشبہ اللہ سے دور وہی شخص ہے جس کا دل سخت اور تنگ ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے آبا واجداد کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ جس کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ- مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی زمانے کو برا بھلا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔''

زمانہ کیا ہے؟ دنوں کا الٹ پھیر ہی تو ہے۔ کبھی آسانی اور فراغی کے دن ہوں گے تو کبھی تنگی اور مصیبت کے دن۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی دنوں کو بدلتا رہتا ہے:

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران: ۱۴۰)

''یہ زمانے کے نشیب وفراز ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔''

لہٰذا کسی کو زیبا نہیں دیتا کہ زمانہ کو برا کہے، ہر حال میں اللہ کا شکر اور اللہ ہی کے لیے صبر، پسندیدہ طرزِ عمل ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَ شَآءَ مُحَمَّدٌ وَّ قُوْلُوْا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ (حضرت حذیفہؓ- ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہا کرو کہ جو اللہ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں، بلکہ صرف یوں کہا کرو جو اللہ چاہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

(حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ- مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔''

❁ عَنْ مُّعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْغُلُوْطَاتِ۔ (ابوداؤد)

''حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مغالطہ آرائی سے منع فرمایا ہے۔''

یعنی ایسی گفتگو کرنے کی ممانعت ہے جس سے کچھ سیکھنا سمجھنا مقصود نہ ہو اور نہ ہی کسی کی بھلائی بلکہ خود نمائی یا کسی کی دل آزاری پیش نظر ہو۔ مغالطہ آرائی سے مراد ایسی گفتگو میں مصروف رہنا کہ آدمی خود اپنے حواس کے ساتھ انصاف (deception of the senses) نہ کر سکے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانُوْا ثَلاَ ثَةً فَلاَ يَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کہیں تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ چھوڑ کر دو آپس میں گفتگو نہ کریں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً فَلاَ يَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزُنَهٗ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ- متفق علیہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ اور لوگ آجائیں اور ان میں وہ تیسرا مل جائے، اگر ایسا نہ ہو تو دونوں کا یہ طرزِ عمل تیسرے شخص کے لیے تکلیف کا باعث ہوگا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَلاَعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلاَ بِغَضَبِهٖ وَلاَ بِالنَّارِ۔

(حضرت سمرہ بن جندبؓ- ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کے بارے میں ایسا نہ کہو کہ تجھ پر اللہ کا غضب ہو اور نہ ہی یہ کہ تجھے جہنم کی آگ نصیب ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ۔ (حضرت عائشہ صدیقہؓ- ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کہے کہ میرا دل خبث (ناپاک) ہو گیا بلکہ کہنا ہو تو یوں کہے کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے۔''

خبث کے معنی ناپاک ہونے اور مکارہ (wicked) ہونے کے ہیں۔ ایمان لانے کے بعد دل تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے جھک جاتا ہے۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۵۸ میں زمین کی مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے کہ جھکنے والا دل خبث (ناپاک) نہیں بلکہ طیب (پاک) ہوتا ہے۔ اگر غموں اور مصیبتوں کی شدت ہو تو بس یہ کہنے کی اجازت دی گئی کہ میرا دل پریشان یا سخت ہو گیا ہے۔ ایسے نازک موقع پر اللہ تعالیٰ سے لو لگاتے ہوئے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہیے، اور ہر حال میں صبر و ثبات کا پیکر بنے رہنا چاہیے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّ اَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔ (حضرت سفیان بن اسید الحضرمیؓ-ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو تو وہ تمھیں سچ مانے اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

کسی کو سچائی کا پابند بنانے کا اس سے زیادہ موثر، باوقار اور معتبر طریقہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ حدیث کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس شخص کا معاملہ ہے جسے لوگ نیک اور شریف انسان کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ اس کی ہر بات کو صحیح مانتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ جذبات میں آ کر یا کسی اور منشا کے تحت غلط بیانی سے کام لے اور لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کرے۔ ہر حال میں سیدھی سچی بات کہنے کی عادت بنا لینی چاہیے۔ زبان پر کنٹرول ایک سچے انسان کو مجبوری کی حالت میں بھی جھوٹ بولنے پر آمادہ نہیں کرتا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ان سب لوگوں سے زیادہ نقصان اٹھانے والا وہی شخص ہوگا۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ مر گئے ہیں ان کو برا نہ کہو اس لیے کہ انھیں ان کے عمل کے مطابق بدلہ مل چکا ہے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْہُ وَلاَ تقعُوْا فِیْہِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارا دوست انتقال کر جائے تو اس کی برائی چھوڑ دو اور اس کی خرابیاں اور عیب بیان نہ کرو۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ۔

(حضرت زید بن خالدؓ۔ابوداؤد)

''نبی ﷺ فرمایا کہ مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔''

نظروں پر قابو رکھیے

انسانی اخلاق پر اثر انداز ہونے والے اعضا میں آنکھ کا بڑا اہم مقام ہے۔ یوں تو آنکھیں دیکھنے کے لیے بنائی گئی ہیں لیکن اس سے ہر وقت، ہر چیز دیکھی نہیں جاسکتی اور نہ دیکھی جانی چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پاکیزہ زندگی کے لیے آنکھوں کو قابو میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ مردوں کے لیے الگ:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (النور:۳۰)

''اے نبی ﷺ، مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔''

اور عورتوں کے لیے الگ:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ (النور:۳۱)

''اے نبی ﷺ، مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔''

اور جن اعضا سے متعلق سخت باز پرس ہوگی ان کے سلسلے میں فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً ۝

(بنی اسرائیل:۳۶)

''یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔''

آنکھیں جو دیکھتی ہیں، دل پر اس کا اثر ہوتا ہے اور عمل سے اظہار۔ رسول اکرم ﷺ تاکید فرماتے ہیں کہ نظریں ہمیشہ قابو میں رہنی چاہئیں تا کہ دل پاکیزہ رہے اور اللہ کی فرماں برداری میں زندگی گزرے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُتبعِ النَّظْرَةُ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَ لَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَةُ۔ (حضرت بریدؓ۔ ابوداؤد، ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچانک نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَفْرَی الْفِرَآی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْهِ مَالَمْ تَرَیَا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ آدمی کسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے اور حقیقت میں اس نے وہ چیز نہ دیکھی ہو۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَ یَبْتَلِیْکَ۔ (حضرت واثلہؓ۔ ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر خوشی کا اظہار مت کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تمھیں اس مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔"

کسی کو مصیبت میں دیکھ کر سبق حاصل کرنا ایک مومنانہ وصف ہے۔ جو آنکھوں کو نظر آئے اس سے دل کوئی سبق نہ لے تو جان لینا چاہیے کہ ایمان سلامت نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دل میں ایمان ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہو اور کسی کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر پریشانی نہ ہو؟ اللہ کے رسول ﷺ نے کسی کو آزمائش میں دیکھ کر دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاَکَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔ (عمر بن الخطابؓ۔ ترمذی)

"تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے عافیت بخشی اور اس مصیبت سے مجھے محفوظ

رکھا، جس میں اس نے تجھے مبتلا کیا ہے اور اس نے اپنی بہت سی مخلوقات پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔''

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا ہے کہ ''کسی شخص کو مصیبت میں دیکھ کر اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا آہستہ سے اس طرح پڑھنا چاہیے کہ اس شخص کو محسوس نہ ہو ورنہ ہوسکتا ہے اس کو ناگوار معلوم ہو۔'' مصیبت زدہ کو دیکھ کر اس کے حق میں دعا بھی کرنی چاہیے تاکہ وہ جلد یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنا وقت گزار سکے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَّظَرَ اِلٰی اَخِیْهِ نَظْرَةً یُّخِیْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بھائی کو ڈرانے اور دھمکانے والی نظر سے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ڈرائے گا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا یَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ستر کو دیکھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَؤُوْا عَیْنَهٗ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی لوگوں کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کو پورا حق حاصل ہے کہ اس شخص کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

باوقار شخصیت کے لیے ضروری پابندیاں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا

تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہوجائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جتنی نماز ملے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اُحِبُّ اِنِّىْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّ اَنَّ لِىْ كَذَا وَ كَذَا۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ کسی کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اتنا اور اتنا ملے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَنْبَغِىْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بہت سچا ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بہت لعنت کرنے والا بنے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَفٰى بِالْمَرْءِ كِذْبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنے، دوسروں سے کہتا پھرے۔''

کسی بات یا خبر کو دوسروں تک پہنچانے کا معقول طریقہ تو یہی ہونا چاہیے کہ پہلے اس

کی اچھی طرح تصدیق کر لی جائے۔ بغیر تحقیق کے کسی خبر کو نشر کرنا لوگوں کو دھوکہ دینے کے برابر ہے۔ جب اس خبر کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے تو پھر اس کی تصحیح کرنے کا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس سے ایک دوسرے پر سے اعتماد اٹھ سکتا ہے۔ کوئی بھی، کبھی بھی، کسی بھی قسم کی خبر کو نشر کرنے کا اپنے کو حق دار سمجھے گا۔ ذرا سوچیے جس معاشرہ میں لوگوں تک خبریں پہنچانے کا یہ عالم ہو تو اس معاشرہ کا حال کیا ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص سنی سنائی باتوں کو ایک دوسرے سے کہتا پھرے تو یقیناً اس کی شخصیت بری طرح متاثر ہوگی، اس کے کہنے پر کسی کو اعتبار نہیں ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانی عظمت اور صحت مند معاشرہ کے لیے یہ زریں اصول پیش کیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ○ (الحجرات:۶)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔"

اس کی وضاحت نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث کے ذریعہ فرمائی ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلاَ يَأْخُذْ هَدِيَّةً۔ (حضرت انسؓ-بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کسی کو قرض دے تو اس کا ہدیہ نہ۔ لے۔"

تحفوں کا لین دین اصل میں باہمی محبت کے فروغ کے لیے ہوتا ہے۔ کوئی مقروض ہو اگر وہ قرض دار کو کوئی چیز دے گا تو وہ محبت کی کیفیت نہیں ہوگی اس میں کچھ دیگر عناصر بھی کارفرما ہوں گے۔ اس لیے قرض دینے والے احباب کو اس سے احتیاط کرنی چاہیے ورنہ ہوسکتا ہے اس کا شمار بھی سود میں ہو؟ عبداللہ بن مبارکؒ بڑے مال دار آدمی تھے، کئی لوگوں کو قرض دے رکھا تھا، لیکن اس قدر محتاط رہتے کہ کسی مقروض کے گھر کے سایے میں بھی تھوڑی دیر ٹھہرنا پسند نہیں کرتے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم گمان کرنے سے بچو، بلا شبہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تعُدُ فِیْ صَدَقَتِکَ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے صدقہ کی طرف مت لوٹو۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ انھوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے، اس کو خریدنے کے ارادہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اجازت حاصل کرلیں، تب آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ تَعْرِضْ فِیْ صَدَقَتِکَ۔ (نسائی) ”اپنے صدقے کی طرف مت لوٹو۔“

۞ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ: نُھِیْنَا عَنِ التَّکَلُّفِ۔ (بخاری)

”حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَخُنْ مَّنْ خَانَکَ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد، ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت مت کرو۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاکُلْ مِنْ طَعَامِہٖ وَلاَ یَسْئَلْ وَ یَشْرَبْ مِنْ شَرَابِہٖ وَلاَ یَسْئَلْ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-بیہقی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پاس جائے تو اس کے کھانے میں سے کھالے اور زیادہ کا سوال نہ کرے اور اس کے پینے کی چیزوں میں سے پی لے اور مزید کا سوال نہ کرے۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو کیوں کہ حسد نیکیوں کو اسی طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کے وجود کو ختم کر دیتی ہے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا یَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَۃُ بِلِسَانِھَا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- ترمذی، ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسانوں میں سے وہ شخص اللہ کو پسند نہیں جو اپنی زبان کو اسی طرح پھرائے جیسے گائے اپنی زبان کو پھراتی ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلاً فَیَسْأَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے اگر کوئی رسی سے لکڑیوں کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر رکھ کر لائے، یہ کسی دوسرے کے پاس جا کر مانگنے سے بہتر ہے۔ معلوم نہیں وہ اسے دے یا نہ دے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا اَلْمُنْفِقَۃُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی اَلسَّائِلَۃُ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو مانگے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اٰوٰی ضَآلَّۃً فَھُوَ ضَآلٌّ مَّالَمْ یُعَرِّفْھَا۔

(حضرت زید بن خالد الجہنیؓ- مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک کہ اس کے مالک تک اسے نہ پہنچا دے۔''

لقطہ یعنی ملی ہوئی چیز (article or thing found) سے متعلق دین اسلام نے خاص رہنمائی فرمائی ہے۔ جب جو چیز جہاں مل جائے اور جس کو مل جائے وہ اس کا مالک نہیں ہوسکتا۔ اس کا تو باضابطہ اعلان کرنے کو کہا گیا تاکہ گم شدہ چیز کا مالک اسے دوبارہ حاصل کر سکے۔ اس ضمن میں کس حد تک احتیاط کی جانی چاہیے بخاری اور مسلم کے اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ اس کو لے کر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر اس کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک اور سال اس کا اعلان کرایا۔ پھر اس کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور ایک سال تک اس کا اعلان کرو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا جب چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جملہ رقم، رسی اور تھیلی کو اچھی طرح پہچان لو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے ملنے کی آرزو مت کرو اور جب ملو تو صبر کرو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے منہ پر مارے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کے طریقوں کو اختیار کرے۔''

احتیاط کیجیے

❁ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی رَجُلاً لَّمْ یَغْسِلْ عَقِبَہٗ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو میں اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی تو فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَةٍ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی طرف نہ اپنا چہرہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَ يُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا۔ (مسلم)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے، جس میں آنے والے کو روکا جائے اور جو نہیں آتا اس کو بلایا جائے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یعنی اچھا ولیمہ وہ ہے جس میں غریب رشتے داروں کو بطور خاص بلایا جائے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ اَوْ غَنَمٍ اَوْ صَيْدٍ يُّنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کتا رکھے اگر وہ کھیت یا بکریوں کی حفاظت یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط کے برابر ثواب کم ہوتا رہے گا۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔

(حضرت انسؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن وعدے کی خلاف ورزی کرنے والے ہر دغا باز شخص کا ایک جھنڈا ہوگا، جس سے اسے پہچانا جائے گا۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِیْ مِعًى وَّاحِدٍ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

بعض روایتوں میں ہے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دعوت دی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا تھا پھر دوسرے دن جب وہ مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ اس کے لیے کافی ہوگیا۔ مطلب یہ کہ ایک مومن احتیاط سے کھاتا ہے۔ اس کے نزدیک اللہ کے رسول ﷺ کی ہدایت ہوتی ہے کہ جب تھوڑی بھوک باقی رہ جائے تو اٹھ جاؤ، کھانے کا یہ طریقہ اچھی صحت کی علامت ہے۔ اور یہ بھی کہ ایک بندۂ مومن سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ساتھی یا پڑوسی بھوکا رہ جائے؟ وہ اپنے کھانے میں دوسروں کو بھی شریک کرلیتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا کھانا، اس کی اپنی بھوک سے کم ہی ہوتا ہے۔

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَآرَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ۔**

(حضرت ابوبکر صدیقؓ - ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت ہے اس شخص پر جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ چال بازی کرے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔** (حضرت عبداللہ بن عباسؓ - ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی دعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔''

یعنی اس شخص کی دعا بہت جلد قبول ہوجاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی۔ مظلوم کی بددعا سے بچنے کی تلقین فرمائی جارہی ہے ایک ایسے شخص کو جو یمن کا گورنر بنا کر روانہ کیا جارہا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں بالخصوص صاحب اقتدار افراد کو اپنی کارکردگی کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے، وہ چاہے کسی بھی سطح کے کیوں نہ ہوں۔ مظلوم صرف وہ شخص نہیں جس سے اس کا حق چھینا جائے بلکہ مظلوم وہ بھی ہے جس

کی استعداد رکھنے کے باوجود مدد نہ کی جائے یا کوئی ضرورت پوری نہ کی جائے۔ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا کہ دریائے فرات کے کنارے اگر اونٹ کا بچہ مر جائے تو عمرؓ کو قیامت کے دن اس کا جواب دینا پڑے گا، یا یہ کہ آپؓ راتوں میں گشت لگایا کرتے یہ دیکھنے کے لیے کہ عوام کی کیا صورت حال ہے۔ دراصل اسی منشا کے تحت معلوم ہوتا ہے کہ کہیں کسی پر کسی بھی قسم کا ظلم نہ ہو۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَ قَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

(حضرت عمرو بن شعیبؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے سر سے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ تو ایک مسلمان کا نور ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُغَالُوْا فِی الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔

(حضرت علی بن ابی طالبؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں زیادتی مت کرو (یعنی مہنگا کپڑا نہ ہو)، اس لیے کہ وہ بہت جلد جسم سے جدا ہو جاتا ہے۔''

یعنی بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَآئِمًا۔ (حضرت جابرؓ-ابوداؤد، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔ (حضرت انسؓ-متفق علیہ)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی زعفرانی رنگ استعمال کرے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-ابوداؤد، مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے ناپاک دوائی استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ يعنی السَّمَّ۔ ''رسول اللہ ﷺ نے ناپاک دوائی سے منع فرمایا ہے یعنی ایسی دوائی جس میں

سمیت ہو۔'' (ترمذی) ایک مرتبہ سوید بن طارقؓ نے نبی ﷺ سے شراب کے سلسلہ میں عرض کیا کہ ہم اس کا استعمال دوائی کے طور پر کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوائی نہیں بلکہ داء یعنی بیماری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور اسی طرح کی دیگر خبیث چیزیں ہرگز انسانوں کے لیے دوا کا کام نہیں دیں گی بلکہ ان کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہوگا۔

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ تُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلَی الْاَرْضِ الْعَدُوِّ۔ (بخاری)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

تا کہ قرآن کریم کی بے حرمتی نہ ہو۔

حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے

❁ نَهٰی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِیَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْءَ تَیْنِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ - ابوداؤد)

''نبی ﷺ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلاَ لاَ یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔ (حضرت جابرؓ - مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر وہ شوہر یا محرم ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ - بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت بغیر کسی محرم کے ساتھ سفر کرے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ۔

(حضرت بریدؓ-ابوداؤد، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کرنا اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھنا۔''

❁ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْبُسْتَیْنِ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔ وَ اَنْ یَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ شِقَّیْہِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے لباسوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح پہنے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے۔''

باہمی محبت کے لیے احتیاطی تدابیر

دین اسلام کی رحمتوں اور برکتوں میں سے ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس دین کی آمد سے قبل مختلف قسم کی عصبیتیں، علاقائی اور لسانی برتری کا احساس اور نہ جانے ایسے کتنے ہی غیر اخلاقی اور غیر فطری محرکات تھے جن کے سبب لوگ ایک دوسرے کے دشمن بنے بیٹھے تھے۔ ان کی اس حالت میں حیرت انگیز تبدیلی دین اسلام کی آمد سے رونما ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس صورت حال کی وضاحت فرمائی ہے:

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًاۚ وَ کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَاؕ (آل عمران: ۱۰۳)

''اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمھارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔''

مسلمانوں کا ایک جسم و جان ہونا عین فطرت ہے۔ ان میں کسی قسم کی تفریق سراسر جہالت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے سارے انسانوں کی رہنما و رہبر ملت اسلامیہ کو ایک جٹ رہنے، آپس میں محبت کرنے اور تعلقات کو خوشگوار رکھنے کے لیے خصوصی نصیحتیں فرمائیں۔ مسلمان کو ڈرانے، دھمکانے، اسے بے یار و مددگار چھوڑ دینے، غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرنے اور اس کے ساتھ بے تکا مذاق کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ یہ تاکید اس لیے کہ ملت خود بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حق دار بنے اور دوسرے انسانوں کو بھی اللہ سے قریب کرنے میں اپنی ساری توانائیاں صرف کر دے۔ مبارک ہے ہر وہ شخص جو مسلمانوں میں باہم محبت اور اعتماد کی فضا کو بحال کرنے کی کوشش کرے اور خود بھی اس کا عملی نمونہ بنے۔ رسول اکرم ﷺ، ہم مسلمانوں کو ایک جسم کی حیثیت سے دنیا میں اپنا وجود رکھنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے کے لیے بعض باتوں سے بچنے کی خصوصی تاکید فرما رہے ہیں۔

۞ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَدَعَوْتُ۔**

''حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آواز دی۔''

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ هٰذَا ''نبی ﷺ نے پوچھا کون ہے؟''

قُلْتُ اَنَا ''میں نے کہا، میں ہوں۔''

قَالَ فَخَرَجَ وَ هُوَ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا۔ (مسلم)

''صحابیؓ نے کہا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے یہ کہتے ہوئے کہ میں تو میں بھی ہوں۔''

یعنی باہم الفت و محبت کا تقاضا ہے کہ ایک دوسرے کا اچھی طرح تعارف ہو۔ اچھے ناموں سے ایک دوسرے کو یاد کرنے کا ماحول بھی پروان چڑھے۔ تعارف اور بے تکلفی کے بغیر باہم محبت میں اضافہ ممکن نہیں۔

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ**

یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَ یُعْرِضُ هٰذَا وَ خَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

(حضرت ابوایوب انصاریؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے مسلسل تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رہے، کہ جب بھی وہ دونوں ملیں تو کوئی ادھر منہ کرے اور کوئی ادھر منہ کرے۔ ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔** (حضرت ابوہریرہؓ- مسند احمد، ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے قطعی جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رہے، جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑا اور اسی حال میں مرا تو جہنم میں ڈالا جائے گا۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَ کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔**

(حضرت انسؓ- ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تعلقات کو ہرگز نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں حسد مت کرو اور اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق توڑ لے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْکِ دَمِهٖ۔**

(حضرت ابوخراش السلمیؓ- ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے سال بھر تعلق توڑ لیا، تو یہ اس کا خون بہانے کی طرح ہے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔** (حضرت معاویہؓ- ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کی تمھیں خلاف ورزی کرنی ہے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لاَعِبًا جَآدًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔** (حضرت سائب بن یزیدؓ عن ابیہ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی مذاق میں بھی رکھنے کے لیے نہ لے۔ اگر کسی نے اپنے بھائی کی لاٹھی لی ہو تو اسے واپس کر دے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَّالُهٗ وَ عِرْضُهٗ وَ دَمُهٗ حَسْبُ امْرِئٍ الشَّرِّ اَنْ يُّحَقِّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔** (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا مال، اس کی عزت اور اس کا خون۔ اور ایک شخص کی تباہی کے لیے صرف اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لاَ تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔** (حضرت جریرؓ-بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔**

(حضرت ابوذر غفاریؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کی طرف وہ کفر لوٹے گا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ۔** (حضرت ابوہریرہؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف لوہے کے نیزے سے اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہٹا لے، چاہے وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِیَّاکُم وَ سُوْٓءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں بغض اور عداوت جیسی برائی سے بچو کیونکہ یہ (دین کو) مونڈنے والی ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ (ابوداؤد)

''اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلاَحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

(حضرت سلمہ بن اکوعؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَّ قِتَالُہٗ کُفْرٌ۔

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

ایک اور حدیث میں مومن کے قتل سے متعلق سخت وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔ (نسائی)

"ایک ایمان والے کا قتل اللہ کے نزدیک دنیا کی تباہی سے زیادہ بڑا ہے۔"

سراپا رحمت بن جائیے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا مُعَاذُ لاَ تَكُنْ فَتَّانًا فَاِنَّهُ يُصَلِّيْ وَرَآءَ كَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَ ذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ۔ (ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذؓ تم لوگوں کو مصیبت میں مت ڈالو (نماز ہلکی پڑھایا کرو) کیونکہ تمھارے پیچھے عمر رسیدہ، کمزور، کام کاج والے اور مسافر نماز پڑھتے ہیں۔"

❁ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطَى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةً اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ- ابن ماجہ)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قیدی پیش کیے جاتے تو ان کے سارے گھر والوں کو جمع فرما لیتے کیونکہ ان میں جدائی ڈالنا آپؐ کو پسند نہیں تھا۔"

❁ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تُسَبِّحِيْ عَنْهُ۔ (ابوداؤد)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو انھوں نے چور کو بددعا دینی شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: چور پر سے عذاب کم مت کرو۔"

چور کو برا بھلا کہنے میں ہوسکتا ہے کچھ زیادتی ہوجائے اور اس کے سبب آخرت میں چور کا عذاب کم ہوجائے اور بدلے میں برا بھلا کہنے والے کے حصہ میں کوئی اجر بھی نہ آئے۔ اس لیے مناسب رویہ یہی ہے کہ صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔ اور مناسب قانونی کارروائی پر توجہ دی جائے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَخُنْ مَّنْ خَانَكَ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- ابوداؤد، ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم سے خیانت کرے تم اس سے خیانت مت کرو۔"

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ- متفق علیہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو دیوار میں کیل ٹھوکنے سے منع نہ کرے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِہٖ فَضْلَ الْکَلَآءِ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زائد پانی کو مت روکو اس غرض سے کہ زیادہ سے زیادہ گھاس کو روک سکو۔''

عرب میں رواج تھا کہ کنوؤں سے پانی بھر کر ایک حوض یا ٹینک میں جمع کر لیتے۔ جو پانی بچ جاتا اس سے خود بھی فائدہ اٹھاتے اور جانوروں کی پیاس بھی بجھتی۔ بعض لوگوں نے زائد پانی کو روکنا شروع کیا اس خیال سے کہ جب جانوروں کو پانی نہیں ملے گا تو انھیں یہاں گھاس چرانے کے لیے بھی نہیں لایا جائے گا اور اس کے نتیجے میں گھاس بھی محفوظ رہے گی۔ اس خود غرضانہ رویہ سے منع کیا گیا کہ پانی اور گھاس، دونوں اللہ ہی کے اذن سے جان داروں کو میسر آتے ہیں لہٰذا انھیں روکنا کسی حال مناسب نہیں۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکِ۔ (حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مال کو باندھ باندھ کر مت رکھو ورنہ تم پر بھی بندش کر دی جائے گی۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُحْصِیْ فَیُحْصِی اللّٰہُ عَلَیْکِ۔

(حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مال کو گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمھیں حساب سے دے گا۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ اِلَّا مِنْ بَاْسٍ۔ (حضرت علقمہ بن عبداللہؓ عن ابیہ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ایسے سکے کو توڑنے سے جو مسلمانوں کے درمیان رائج ہو، اگر اس کا توڑنا کسی ضرورت کی وجہ سے ہو تو مناسب ہے۔''

❁ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَآبِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْ هُدِ وَالصُّرَدِ۔ (ابوداؤد)

''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چار جان داروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا۔''

کیونکہ یہ جان دار تکلیف نہیں دیتے۔ اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو انھیں بھگا دینا چاہیے۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يُصِيْدُ صَيْدًا وَّلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَّ اِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ۔ (حضرت عبداللہ بن مغفلؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کنکریاں اور چھوٹے چھوٹے پتھر مارنے سے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ ان سے شکار ہوتا ہے اور نہ ہی دشمن مرتا ہے بلکہ کسی کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے اور کسی کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کو مارے اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اسی وقت اپنا ہاتھ ہٹا لے اور پھر نہ مارے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَقُّهَا۔

قَالَ ﷺ حَقُّهَا اَنْ تَذْبَحهَا فَتَاْ كُلهَا وَلاَ تَقْطَعْ رَاْسَهَا فَيُرْمٰى بِهَا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ جل جلالہٗ اس کے حق کے تعلق سے پوچھے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کر کے کھایا جائے، اس کا سر کاٹ کر پھینکے نہیں (یعنی بس یوں ہی کھیل کے طور پر شکار نہ کرے)۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَآئِمِ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِى الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ۔ (ترمذی)

''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جانوروں کے چہرے پر داغ دینے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ لَعَنَ النَّبِىُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيْوَانِ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''نبی ﷺ نے جانور کی شکل بگاڑنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (حضرت عبداللہ بن یزیدؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے ڈاکہ زنی اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

میت، جنازہ اور قبرستان سے متعلق پابندیاں

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَلاَ تَقَعُوْا فِيْهِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمھارا ساتھی انتقال کر جائے تو اس کی برائی چھوڑ دو اور اس کی خرابیاں اور عیب بیان مت کرو۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ مر گئے ہیں ان کو برا مت کہو اس لیے کہ انھیں ان کے عمل کے مطابق بدلہ مل چکا ہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُؤَخِّرُوا الْجَنَازَةَ اِذَا حَضَرَتْ۔

(حضرت علی بن ابی طالبؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ حاضر ہو جائے (دفن کی تیاریاں مکمل ہو جائیں) تو (اس کی تدفین میں) تاخیر نہ کرو۔''

۞ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبِرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا۔ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ۔ وَ حِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمَةَ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰی تَمِيْلَ۔ وَ حِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

(حضرت عقبہ بن عامرؓ-ابوداؤد)

''تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے: جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ اور جب سورج سر پر ہو یہاں تک کہ اس کا زوال نہ شروع ہو جائے۔ اور جب سورج غروب ہونے کو ہو یہاں تک کہ وہ اچھی طرح غروب نہ ہو جائے۔''

۞ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ يُّبْنٰی عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ۔ (حضرت جابرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، اس کے اوپر یا آس پاس لکھنے، اس کے اوپر تعمیر کرنے اور اس کے اوپر چلنے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلاَ تُصَلُّوْآ اِلَيْهَا۔

(حضرت ابومرثد الغنویؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔''

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ (ترمذی)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُغَالُوْا فِی الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔

(حضرت علی بن ابی طالبؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں زیادتی مت کرو (یعنی مہنگا کپڑا نہ ہو) اس لیے کہ وہ بہت جلد جسم سے جدا ہو جاتا ہے۔ یعنی بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔''

منکرات

ناپسندیدہ اعمال

❁ عَنْ عَآئِشَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ (مسلم)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ بخاری، مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے جھگڑے تو چہرے پر ہرگز نہ مارے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَرْمِىْ رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوْقِ وَلاَ يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلاَّ ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ۔ (حضرت ابوذر غفاریؓ۔ بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دوسرے پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے، ورنہ یہ تہمت اسی کی طرف لوٹتی ہے اگر وہ شخص ایسا نہ ہو۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

(حضرت ابوذر غفاریؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کی طرف وہ کفر لوٹے گا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ۔ (حضرت بہز بن حکیمؓ عن ابیہ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تباہی ہے اس شخص کے لیے جو محض لوگوں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَهَا۔ (حضرت علی بن ابی طالبؓ-نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنا سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْظُرِ الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ وَلَا یَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ستر کو دیکھے۔''

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ۔ (مسلم)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مالدار ہو پھر وہ قرض کی ادائیگی میں دیر کرے تو وہ ظالم ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْهِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِمْ۔ (حضرت جریرؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نوکر اپنے مالک کو دھوکہ دے کر بھاگ جائے اس نے ناشکری کی، یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔''

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا یَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَیْطَانٌ یَّتَّبِعُ شَیْطَانَةً۔ (ابوداؤد)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا اڑتے ہوئے کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان ہے شیطان کا پیچھا کررہا ہے۔''

کبوتر بازی (pigeon racing, tumbling) ایک ایسا کھیل ہے جس سے وقت کا زیاں اور وسائل کی بربادی ہوتی ہے۔ ایسی مشغولیت کو سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے نہ صرف اس فرد کو شیطان کہا بلکہ اس کبوتر کو بھی۔ کبوتر اڑانے والا اس لیے شیطان ہوا کہ وہ اللہ کی یاد سے غافل ہے اور لغو کام میں اپنا قیمتی وقت ضائع کررہا ہے۔ کبوتر اس لیے شیطان ہوا کہ اس نے اس شخص کو اللہ کی یاد سے غافل کردیا ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کبوتر پالنا جائز ہے البتہ اس کا شرط یا کھیل کے طور پر اڑانا مکروہ ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلاَنًا قَتَلَنِىْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِىْ لِمَنْفَعَةٍ۔ (حضرت شریدؓ۔نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک چڑیا کو بس یوں ہی مار ڈالے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے شکایت کرے گی کہ اے میرے رب فلاں شخص نے مجھے یوں ہی کھیل کے طور پر مار ڈالا، مجھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے نہیں مارا۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَآئِمِ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ترمذی)

''اللہ کے رسول ﷺ نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ابوداؤد، مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

ظلم کا ساتھ مت دیجیے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

(ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے جو لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اور ان میں فتنہ وفساد ڈالتا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَّصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِىْ هَوٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنْبِهٖ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی قوم کی بغیر حق کے تائید و مدد کی تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو گڑھے میں گر جائے اور دم پکڑ کر کھینچا جائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِّيُقَوِّيَهٗ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ (حضرت اوس بن شرجیلؓ۔ بیہقی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ظالم کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ظالم ہے تو ایسا شخص اسلام سے نکل گیا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

(حضرت عائشہؓ۔ متفق علیہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انتہائی ناپسندیدہ وہ ہے جو سخت جھگڑالو قسم کا آدمی ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فساد اور ظلم میں مدد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہوگا۔''

برائیوں سے دور رہیے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (حضرت عمران بن حصینؓ۔ ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَكْرَهُ عَشَرَ خِصَالٍ: نبی ﷺ دس باتوں کو ناپسند فرماتے تھے:

(۱) اَلصُّفْرَةَ یَعْنِی الْخَلُوقَ	زردی یعنی خلوق کا استعمال کرنا
(۲) وَ تَغْیِیْرَ الشَّیْبِ	بالوں کی سفیدی بدلنا
(۳) وَ جَرَّ الْاِزَارِ	ازار گھسیٹنا
(۴) وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ	سونے کی انگوٹھی پہننا
(۵) وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَةِ لِغَیْرِ مَحَلِّهَا	عورت کا نامناسب مقام پر زینت ظاہر کرنا
(۶) وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ	پانسے کھیلنا
(۷) وَالرُّقٰی اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ	معوذات کے علاوہ کسی اور سے دم کرنا
(۸) وَ عَقْدَ التَّمَآئِمِ	(غیر شرعی) تعویذ باندھنا
(۹) وَ عَزْلَ الْمَآءِ لِغَیْرِ مَحَلِّهٖ	منی کو غلط جگہ ڈالنا

(۱۰) وَ فَسَادَ الصَّبِیِّ غَیْرَ مُحَرِّمِهٖ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ-ابوداؤد، نسائی) بچے کی صحت بگاڑنا جب کہ یہ حرام نہیں ہے۔

❁ وَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ نَتَّخِذُ خَلًّا فَقَالَ لَاَ۔

(حضرت انسؓ-مسلم)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا گیا کیا ہم اس کا سرکہ بنالیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اَبَاهُ مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اُمَّهٗ۔ (مسند احمد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لعنت ہے اس شخص پر جو اپنے والد کو گالیاں دیتا ہے۔ لعنت ہے اس شخص پر جو اپنی ماں کو گالیاں دیتا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَآرَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ لعنت ہے اس شخص پر جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ضَآرَّ ضَآرَّ اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ شَآقَّ شَآقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(حضرت ابوصرمہؓ۔ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو نقصان سے دوچار کردے گا اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو مشقت میں ڈالے گا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔بخاری)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جھگڑا ہو جائے تو چہرے پر مارنے سے بچا رہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تُجَسَّسُوْا۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بدگمانی سے سختی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی اور جھوٹی بات نہیں ہوسکتی اور نہ کسی کی ٹوہ میں لگے رہو اور نہ ہی دوسروں کو تجسس کرنے دو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ۔

(حضرت عبداللہ بن سرجیسؓ۔ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (حضرت معاذ بن جبلؓ۔ابوداؤد، ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ناپسندیدہ باتوں سے بچو کیونکہ ان کی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔ دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار مقام پر پیشاب یا پاخانہ کرنا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُ یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا گلا گھونٹ کر خود کو ختم کر لے وہ جہنم میں ویسے ہی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو چاقو سے اپنے کو ہلاک کر لے وہ اسی طرح جہنم میں خود کو چاقو مارتا رہے گا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَ لَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْهَا۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تصویر بنائے گا اس کو عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اس تصویر میں جان ڈال دے اور وہ جان کبھی نہ ڈال سکے گا۔''

رک جائیے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ۔ قَالَ الرِّیَآءُ۔

(حضرت محمود بن لبیدؓ۔ مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمھارے متعلق جس بات کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شرک اصغر کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری۔''

بیہقی نے شعب الایمان میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریا کاروں سے فرمائے گا:

اِذْهَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَّ خَیْرًا۔

''جاؤ ان لوگوں کے پاس جنھیں دکھانے کے لیے تم کام کرتے تھے اور دیکھو ان کے پاس کوئی جزا یا بھلائی بھی ہے؟''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ	اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے
عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ	ماؤں کی نافرمانی کرنا
وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ	اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا
وَ مَنْعَ وَھَاتِ	اور منع کیا ہے اپنا ہاتھ روکنے اور لینے کے لیے تیار رہنے سے
وَ کَرِہَ لَکُمْ	اور تمھارے لیے ناپسند فرمایا ہے
قِیْلَ وَ قَالَ	بے معنی اور فضول گفتگو کرنا
وَ کَثْرَۃَ السُّؤَالِ	اور زیادہ سوال کرنا
وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ	اور مال ضائع کرنا۔

(حضرت مغیرہؓ - بخاری، مسلم)

❁ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْکَبَائِرِ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ۔ (ترمذی)

"حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَّ اِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ۔ (حضرت ابوہریرہؓ - بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ نیک عمل کرنے والا ہو تو شاید نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اگر گناہ گار ہو تو شاید اللہ کی خوشنودی کے لیے توبہ کر لے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ (حضرت ابوحرۃ الرقاشیؒ عن عمہ - ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا۔"

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا۔

(حضرت ابو ہریرہؓ-ابوداؤد)

"رسول اللہ ﷺ نے عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔ (حضرت ابوذر غفاریؓ-ابوداؤد، مسند احمد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جماعت سے ایک بالشت بھی دور رہا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ وَ هُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

(حضرت سعد بن ابی وقاصؓ- بخاری، مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے والد کے سوا کسی دوسرے کی طرف جانتے ہوئے بھی اپنی نسبت کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ادَّعٰی مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(حضرت ابوذر غفاریؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو حقیقت میں اس کی نہ ہو، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

(حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ-ابوداؤد، مسند احمد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شطرنج کھیلا اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔"

❁ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔ (ترمذی)

"حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ

النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بڑھا چڑھا کر باتیں کرنا سیکھ لے تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے فرض ونوافل قبول نہیں فرمائے گا۔"

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِیْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ- بخاری)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہبہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔"

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصُّوْرَةِ فِی الْبَيْتِ وَ نَهٰى اَنْ يَّصْنَعَ ذَالِكَ۔

(حضرت جابرؓ-ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور تصویر بنانے کی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔"

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی ہے اور اس پر بھی جو اسے پیئے، پلائے، بیچے، خریدے، بنائے، بنوائے، اٹھائے اور اٹھوائے۔"

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔ (حضرت جابرؓ-ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا زیادہ استعمال نشہ کا سبب بنے اس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْکَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔ ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس کی ایک فرق (portion) بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ الحسوة منه حرام۔ ''اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔''

اس میں بڑا بلیغ اشارہ اس حقیقت کی جانب ہے جس طرف اکثر ذہن نہیں جاتا ہے۔ خرابی اکثر چھوٹے پیمانے پر ہی شروع ہوتی ہے، اور دھیرے دھیرے وہ اپنا مقام بنا لیتی ہے۔ کسی نشہ آور چیز کا استعمال بہت تھوڑی مقدار میں بھی ہونے لگے تو وہ بلا مبالغہ آدمی کو غلام بنا دیتی ہے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو ایک گھونٹ یا چلو کی بات نہیں بلکہ هل من مزيد والا معاملہ ہوتا ہے۔ اس لیے مہلک خرابیوں کے لیے رتی برابر بھی جگہ مہیا نہیں ہونی چاہیے۔ نشہ آور چیزوں کی عادت سے چھٹکارا دلانے (De-addiction) کے لیے مصروف لوگوں کا کہنا ہے کہ نشہ جیسی بری لت کی تین حالتیں (stages) ہوتی ہیں: ایک یہ کہ کسی لذت کو حاصل کرنے یا غم غلط کرنے کے لیے نشہ آور چیز کا استعمال (use) شروع ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ جب استعمال ہوتا رہے تو نشہ ہی سے پیسوں اور صحت کی بربادی سے استحصال (abuse) ہونے لگتا ہے پھر ان دونوں حالتوں سے گزرتے گزرتے آدمی کو نشہ کی لت (addiction) پڑ جاتی ہے۔ اس حالت سے نکل آنا آسان نہیں ہوتا۔ اس حدیث کے ذریعہ دراصل اس گھناؤنی برائی کی جڑ پر کاری ضرب لگائی گئی ہے، اور اس کے بالکل پہلے اسٹیج کے ابتدائی مرحلہ کے قریب بھی نہ جانے کی تاکید کی گئی ہے۔

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّ مُفْتِرٍ۔ (حضرت ام سلمہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: ہر نشہ آور چیز سے اور مفتر سے۔''

مفتر کے معنی ایسی چیز کے ہیں جس کے استعمال سے سستی طاری ہو جاتی ہے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ فَلَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ۔ (حضرت خزیمہ بن ثابتؓ-ترمذی، مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا لہٰذا عورتوں سے ان کی دبروں (پچھلی شرم گاہ) میں صحبت مت کیا کرو۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلاً اَوْ اِمْرَأَةً فِي الدُّبُرِ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف ہرگز نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کے پاس اس کی دبر (پچھلی شرم گاہ) سے آتا ہے۔''

۞ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔''

وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ اِبْنَتَهٗ وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

''شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی سے دوسرے آدمی کا نکاح کردے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کردے۔ اوران میں سے کسی شخص کے ذمہ اپنی بیوی کا مہر نہ ہو۔''

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

(حضرت خالد بن ولیدؓ-ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔ (بخاری)

''حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔ (حضرت ابوثعلبہ الخشنیؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (شیر، بھیڑیا وغیرہ) کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَ هِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔

(حضرت ابوالدرداؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔مجثمہ وہ جانور یا پرندہ ہے جسے باندھ کراس طرح تیریں چلائی جائیں کہ وہ مرجائے۔''

۞ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

(حضرت ابوالملیحؒ عن ابیہ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَ مُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (بخاری)

''حضرت ابوجحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے،کھلانے والے،گودنے والی اورگدوانے والی اورتصویر بنانے والے پر۔''

وشم-جسم پرسیاہی سے نشان بٹھانے (tattoo mark) یا گودنے،آج کل ایک فیشن کےطور پرجسم کوسیاہی سے بھری سوئیوں (needles) سے چھیدلیا جاتاہےاورمختلف قسم کے ڈیزائن بنالیے جاتے ہیں۔یہ عمل کئی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔سیاہی، رنگ اورسوئیوں کے استعمال سے صحت متاثر ہوتی ہے۔بعض جلدیں الرجی کے باعث بری طرح زخمی ہوجاتی ہیں۔ چونکہ اس عمل میں سوئیاں جلدکوچھیدتی (drilling) ہیں۔{گودنے کے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں سوئیاں80 تا150 مرتبہ فی سیکنڈ کی رفتار سے جلدکوچھیدتی ہیں}اس لیےخون کی نالیاں (blood vessels) پربھی اس کا برااثر پڑتا ہے۔جس کی بنا جلد پرہی زخم یا پھر جلد کے اندرون میں انفکشن ہوجاتا ہے۔اس عمل سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےمنع فرمایاہےاس لیے کہ یہ انسانی عظمت کے منافی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت تبدیل کرنے کی حماقت بھی۔قرآن کریم نے شیطان کے جن ناپاک منصوبوں کا ذکر کیا ہےان میں ایک یہ گودنے والاعمل بھی شامل ہے:

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ط (النساء:۱۱۹)

''میں انھیں حکم دوں گااوروہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے۔''

من کی مرضی نہیں چلے گی

اسلام مکمل سپردگی چاہتا ہے۔ زندگی کے تمام ہی معاملات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہونی چاہیے۔ دل تو چاہتا ہے کہ آسانی ہو، من کی مرضی چلے، جیسے چاہے کھائیں اور پئیں اور جو چاہے پہنیں۔ لیکن ایک مسلمان کے لیے ایسی من مانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ من کی مرضی نہیں چلے گی، تن آسانی اور عیش پسندی سے کہیں بڑھ کر قرآن وسنت پر عمل اہمیت رکھتا ہے۔ ایک مسلمان، اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے آپ کو ایک طرح کے قید خانے میں بند کر لیتا ہے۔ جس طرح جیل میں اٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے اور لیٹنے کی پابندیاں ہوتی ہیں اسی طرح مسلمان کے لیے بھی پابندیاں ہیں، صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک اور سونے سے لے کر اٹھنے تک۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اَلدُّنیَا سِجنُ المُومِن یعنی دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ یہ پابندیاں رحمت ہیں، زحمت نہیں۔ اس دنیا میں جو جتنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا پابند ہوگا، اسے اتنا ہی بڑا اجر ملے گا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنهُم مَّغفِرَةً وَّ اَجرًا عَظِیمًا۝ (الفتح:۲۹)

’’جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔‘‘

دل کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کا پابند بنانے کے۔ لیے ضروری ہے کہ اس کی ایک نہ چلے۔

❁ عَن عَآئِشَةَ ؓ اَنَّهُ کَانَ لَهَا ثَوبٌ فِیهِ تَصَاوِیرُ مَمدُودٌ اِلٰی سَهوَةٍ فَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّی اِلَیهِ فَقَالَ اَخِّرِیهِ عَنِّی قَالَت فَاَخَّرتُهُ فَجَعَلتُهُ وَ سَائِدَ. (مسلم)

’’حضرت عائشہؓ کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں، وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور نبی ﷺ ادھر نماز ادا فرماتے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے سے اسے ہٹا دو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو فوری ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا دیے۔‘‘

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور وہ قبول نہیں ہوئی۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ صَارُوْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں شادی کے بغیر مجرد رہنے کی اجازت نہیں ہے۔''

رَأَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلاً مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ۔ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَاَ یُحِبُّهَا اللّٰهُ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔''

۞ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّضَعَ وَ قَالَ قُتَیْبَةُ یَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی زَادَ قُتَیْبَةُ وَ هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کوئی شخص اپنے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹے۔''

۞ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔ (حضرت عمران بن حصینؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ جَارِیَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَ اِنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ یَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِکَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔ (مسلم)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوگئی اور اس کے بال گر گئے۔ لوگوں نے بالوں میں جوڑ لگانے کا ارادہ کیا اور اس سے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے لعنت فرمائی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔"

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا۔ (حضرت جاروؓ۔ترمذی)

"رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا ہے۔"

بدترین لوگ

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاَ ثَةٌ لّاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہرگز بات نہیں کرے گا:

(۱) اَلشَّيْخُ الزَّانِىْ بوڑھا شخص جو زنا اور بدکاری میں ملوث ہو

(۲) وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ بال بچوں والا آدمی جو مغرور ہو اور محتاج ہونے کے باوجود محنت نہ کرے۔

(۳) وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ۔ جھوٹا بادشاہ۔"

(حضرت ابوہریرہؓ۔نسائی)

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتا ہے:

اَلْبَيَّاعُ الْحَلاَّفُ قسمیں کھا کر بیچنے والا

وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ فقیر جو محتاج ہونے کے باوجود مغرور ہو

الشَّيْخُ الزَّانِىْ بوڑھا شخص جو زنا اور بدکاری میں ملوث ہو

وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ ظلم کرنے والا حاکم۔"

(حضرت ابوہریرہؓ۔رزین)

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلاَ اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ الَّذِیْ يَاْكُلُ وَحْدَهٗ وَ يَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَ يَمْنَعُ رِفْدَهٗ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-رزین)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم میں سے برے لوگوں کی پہچان نہ بتاؤں؟ وہ جو اکیلا کھائے، اپنے نوکر کو مارے اور اپنی مدد اور تعاون کو روکے رکھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص وہ ہوگا جو دو چہرے رکھتا تھا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اس سے قیامت کے دن دو جو (barley) میں گانٹھ باندھنے کو کہا جائے گا لیکن ان میں وہ کبھی گانٹھ نہیں لگا سکے گا۔''

جنت میں داخل نہیں ہوں گے

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِیْ يُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-نسائی، مسند احمد)

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ ایک ہمیشہ شراب پینے والا، دوسرا ماں باپ کا نافرمان اور تیسرا وہ بے حیا جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔
(حضرت سلمہ بن اکوعؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو فی الواقع میں نے نہیں کہی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تُکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (حضرت علی بن ابی طالبؓ-بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے جھوٹ بات ہرگز منسوب نہ کرو، جو ایسا کرے گا وہ یقیناً دوزخ میں جائے گا۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَ ھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ۔ (حضرت سعد بن ابی وقاصؓ-بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے والد کے سوا کسی دوسرے کی طرف جانتے ہوئے بھی اپنی نسبت کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے نوکروں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ۔

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہو۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ حَسَا سَمًّا فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَآ اَبَدًا۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص زہر پئے گا تو قیامت کے دن وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ یہی پیتا رہے گا اور اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔''

اسلام میں خودکشی حرام ہے۔ خودکشی کرنے والے کو سزا اسی طرح دی جائے گی، جس طرح اس نے اپنے آپ کو دنیا میں مار دیا تھا۔ اس حدیث کی روشنی میں رحم کی بنیاد پر قتل (mercy killing or ethunesia) کا جواز بھی باقی نہیں رہتا۔ یہ بھی خودکشی ہی کی ایک صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی کو چھیننے کا حق کسی کو حاصل نہیں، صرف اللہ ہی ہے جو زندگی اور موت کا مالک ہے:

اَللّٰهُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌO (آل عمران:۱۵۶)

''اللہ ہی زندگی اور موت دینے والا ہے اور تمھاری تمام حرکات پر وہی نگراں ہے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔
(حضرت ابوذر غفاریؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو حقیقت میں اس کی نہ ہو، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔
(حضرت سعید بن زیدؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظلم سے کسی کی زمین کے تھوڑے حصہ پر بھی قبضہ جمائے گا تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص زمین کا تھوڑا حصہ بھی ناحق لے گا اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔''

جیسے اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں اسی طرح زمین کے بھی سات طبق ہیں:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (الطلاق:۱۲)

''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی انھی کے مانند۔''

جو بندہ ناحق ایک بالشت زمین پر قبضہ جمائے گا، قیامت کے دن اس زمین کی اصل ہیئت کے مطابق زمین کی پرتیں پے درپے اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دی جائیں گی تا کہ وہ لوگوں کے حقوق تلف کرنے کا خمیازہ بھگتے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَکْسٍ یَعْنِی الَّذِیْ یَعْشُرُ النَّاسَ۔ (حضرت عقبہ بن عامرؓ-ابوداؤد، مسند احمد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹیکس وصول کرنے والا ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا یعنی وہ شخص جو غیر شرعی عشر وصول کرے۔''

❁ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ۔ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (ترمذی)

''ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص کا گزر حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے ہوا، ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتوں کو امیروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

غیبت کی ایک عام شکل تو واضح ہے کہ کسی کے سلسلے میں اس کے غائبانہ میں ایسی بات کہنا کہ اسے معلوم ہو تو دکھ پہنچے۔ یہاں اس غیبت کا ذکر ہے جس کا اطلاق انفرادی و اجتماعی، دونوں طرح کے معاملات پر ہوتا ہے۔ معاشرہ میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا پیشہ مخبری (informer) ہوتا ہے۔ حکومت کے ذمہ داروں کو بطور خاص مختلف امور و مسائل سے متعلق جانکاری فراہم کرنا ان کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں ایسا پیشہ حرام ہے۔

سماجیات

معاشرہ کی بہتری کے لیے احتیاطی تدابیر

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَ یَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں۔ ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک باتوں کا حکم نہ دے اور بری باتوں سے نہ روکے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ۔

(حضرت معاویہؓ-بیہقی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ میں پڑ جاؤ گے تو انھیں خراب کر دو گے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَؤُوْا عَیْنَهٗ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی لوگوں کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کو پورا حق حاصل ہے کہ اس شخص کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَ سُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان برائی ڈالنے سے بچو کیونکہ یہ عمل سراسر تباہی ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی۔ (حضرت ثعلبہ بن زھدمؓ-نسائی)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہ پکڑا جائے۔"

زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑ لیا جاتا۔ اسلام نے اس جاہلانہ طریقہ کو یکسر ختم کرتے ہوئے یہ روشن اصول دیا کہ ہر ایک اپنے گناہ اور جرم کا ذمہ دار ہے، کسی کے جرم کے بدلے کسی اور کو ہراساں کرنا ہرگز جائز نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے چاہے محلّہ والے ہوں یا گھر اور خاندان والے ایسے فرد کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں تاکہ وہ جرم کرتا نہ پھرے۔ حضرت ثعلبہ بن زھدمؓ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اسی دوران لوگوں نے کہا یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں فلاں شخص کو مارا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بہ آواز بلند ارشاد فرمایا کہ آگاہ رہو! ایک شخص کا قصور، دوسرے پر نہیں ہوتا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَ ھُوَ غَضْبَانُ۔

(حضرت ابوبکرۃؓ- بخاری)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غصے کی حالت میں کوئی شخص دو لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔"

کسی بھی مسئلہ کے حل کے لیے جو ضروری کارروائیاں ہو سکتی ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک انداز سے انجام دینا غصہ کی حالت میں ممکن نہیں۔ اور پھر بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جن سے متعلق فیصلے کسی کی زندگی یا موت کا بھی سبب بن سکتے ہیں۔ اس لیے فرمایا گیا کہ پورے ہوش و حواس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے۔ اس ایک چھوٹے سے واقعہ کو لے لیجیے، کیا ایسی دانش مندی بحالت غصہ ممکن ہے؟ ایک مرتبہ جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنا کر روانہ فرمایا تب انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں عمر میں چھوٹا ہوں اور مجھے قضا کا علم بھی نہیں ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ضرور اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو راہ دکھائے گا۔ اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب دو شخص تمھارے سامنے قضیہ پیش کریں تو

پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دوسرے کی بات بھی سننا۔ اس سے فیصلہ لینے میں تمھیں بہت مدد ملے گی۔ آپؐ کی اس رہنمائی کا اثر دیکھیے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَآءٍ بَعْدُ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

''اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔**

(حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد، ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہات میں رہنے والے شخص کی گواہی، شہر میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ضَآرَّ ضَآرَّ اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ شَآقَّ شَآقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔**

(حضرت ابن عباسؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جونقصان پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے نقصان پہنچائے گا اور جو مشقت میں ڈالے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے مشقت میں ڈالے گا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ۔** (حضرت جبیرؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو دشمنی اور نفرت کی طرف دعوت دے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی خاطر لڑے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہوسکتا جو عصبیت کی خاطر اپنی جان گنوا بیٹھے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ۔** (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عورت کو اس کے شوہر اور نوکر کو اس کے مالک کے خلاف ورغلائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً عَلٰى جِدَارِهِ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ - ابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے نہ روکے۔“

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا پڑوسی اس کی دیوار پر لکڑیاں رکھنے کی اجازت مانگے تو اس کو اجازت دے دو۔“ حضرت ابوہریرہؓ نے جب یہ حدیث لوگوں کو سنائی تو انھوں نے اپنے سروں کو نیچے جھکالیا۔ یہ دیکھ کر آپؓ نے کہا:

مَالِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

”کیوں کیا ہوا؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حدیث سے منہ پھیرتے ہو۔ اللہ کی قسم میں تو اس حدیث کو تمھارے مونڈھوں پر ماروں گا۔“

یعنی اس کلام مبارک کو ہر وقت سناؤں گا یا تمھارے مونڈھوں کے درمیان اس حدیث کو لکھ کر لگادوں گا تاکہ ہر وقت ہر شخص دیکھے اور تم اس کو چھپا نہ سکو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تم دیوار پر لکڑیاں رکھنے کو گوارہ نہیں کرتے، میں تمھارے کندھوں پر بھی رکھوں گا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ میں ہر طرف اس حدیث کو پھیلاؤں گا۔

❁ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَآجِّ۔ (مسلم)

”حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی چیزوں کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔“

گری ہوئی چیزوں کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ نے خاص حکم دیا ہے۔ گم شدہ چیز کے ملنے کا تقاضا ہے کہ اس کے مالک کو وہ چیز لوٹائی جائے۔ مالک کو تلاش کیے بغیر اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے صحابہؓ نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمھارا اس سے کیا لینا دینا؟ تم اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو مل جائے، کیوں کہ

اس کے پاؤں ہے جس کے ذریعہ وہ پانی تک پہنچے گا اور درخت کے پتے کھائے گا۔ (بخاری) ایک اور موقع پر صحابہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے گم شدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کا مالک آجائے اور اس بکری کی پہچان بتائے تو اس کو واپس دے دو ورنہ وہ تمھاری ہے۔ (مسلم)

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلاَ لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ۔

(حضرت ابو ہریرہؓ-نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار اور اچھے ہٹے کٹے تندرست شخص کو صدقہ دینا مناسب نہیں۔''

رہن سہن میں احتیاط

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَخْرُجُ الرَّجُلاَنِ يَضْرِبَانِ الْغَآئِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذَالِكَ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو لوگ اس حالت میں ضرورت سے فارغ ہونے کو نہ جائیں کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور وہ آپس میں باتیں کرتے ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے عمل سے ناراض ہوتا ہے۔''

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ۔ (حضرت علیؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے قسی اور کسم کا رنگا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

قسی کے معنی سخت، موٹے اور ٹھوس کے ہیں۔ یعنی ایسا کپڑا نہیں پہننا چاہیے جو بہت موٹا اور سخت ہو جیسے: stone cloth, hardjeans وغیرہ۔ ایسے لباس پہننے سے آسانی سے اٹھنا، بیٹھنا اور سہولت سے کاموں کو انجام دینا ممکن نہیں ہوتا۔ وضو بنانے اور نماز پڑھنے میں بھی دشواری ہوسکتی ہے۔

مُعَصْفَر - یہ ایک قسم کا پھول (safflower, false saffron) کا پودا ہے جس کی دنیا کے بیشتر مقامات پر کاشت کی جاتی ہے، اس سے رنگا کپڑا پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کپڑے کو رنگنے کے لیے اس پھول کے اوپر حصہ سے رنگنے کا مادہ (dyestuff) تیار کرلیا جاتا ہے جو گہرے لال رنگ کا ہوتا ہے، اس کے استعمال سے کپڑے کا رنگ گہرا لال یا زعفرانی ہوجاتا ہے۔ لباس سے جو خوب صورتی اور وقار مطلوب ہے اس کپڑے کے استعمال سے وہ متاثر ہوجاتے ہیں۔

مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ بعض احادیث میں سونے کی تانت سے دانتوں کو باندھنے کی گنجائش کا ذکر ملتا ہے۔ علاوہ اس کے سونا مردوں پر حرام ہے۔ اس کی ایک سیدھی سی وضاحت تو یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے، اس لیے بلا چوں و چرا رک جانا چاہیے۔ تاہم اس کے حرام ہونے کی جو حکمتیں ہیں ان میں اخلاقی پہلو نمایاں محسوس ہوتے ہیں۔ سونا چونکہ ایک قیمتی دھات ہے اس لیے اس کے استعمال سے دولت کا بے جا صرف، دنیا سے رغبت، تکبر و غرور اور بننے سنورنے کی خواہش دل میں گھر کر لینے کے امکانات ہیں۔ ان تمام بری خصلتوں سے حفاظت، حرام قرار دیے جانے میں پنہاں ہے۔ اس کا ایک اور اخلاقی پہلو بھی بڑا خاص ہے جس کی امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں وضاحت فرمائی ہے کہ زیور سے اپنے کو آراستہ کرنا ایک عورت کو زیب دیتا ہے جو اس کے نرم و نازک مزاج اور مطلوبہ رول سے عین مناسبت بھی رکھتا ہے، اس لحاظ سے مردوں پر سونا حرام کرنا قرین از حکمت معلوم ہوتا ہے۔

۞ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنِ الْمِیثَرَةِ الْحَمْرَآءِ۔ (حضرت براء بن عازبؓ - ابوداؤد، نسائی)

”نبی ﷺ نے سرخ رنگ کے ریشمی زین پوش سے منع فرمایا ہے۔“

مِیثَرَة - ایک قسم کی ریشم کی قالین ہے جو گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے (saddle cloth, cushion) تاکہ سواری کرنے میں آرام ملے، اس سے روکا گیا ہے۔ یعنی سواری پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے۔ کار اور موٹر بائک وغیرہ کے لیے غیر ضروری ڈیکوریشن بھی اسی طرح ممنوع ہے۔ اس سے غرور و تکبر اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت کا بے جا استعمال ظاہر ہوتا ہے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ۔
(حضرت عمرؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن زبیرؓ- بخاری، مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم (کالباس) پہنا اسے آخرت میں ریشم کالباس نہیں پہنایا جائے گا۔“

ریشمی کپڑے کی نرمی اور اس کا نازک پن مرد کے مزاج، دائرہ کار اور اس کی ذمہ داریوں سے میل نہیں کھاتا۔ اس کے علاوہ سونے کے حرام ہونے کے سلسلے میں جو دلائل ہیں، کم وبیش وہ سب اس سے بھی متعلق ہیں۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ۔ (حضرت معاویہؓ-ابوداود، نسائی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشمی زین پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو۔“

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّبْسَتَيْنِ اَنْ يَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ۔ وَ اَنْ يَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ شَقَّيْهِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری)

”رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے لباسوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح پہنے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے۔“

۞ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَ تُرِكَ بَعْضُهٗ۔ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَالِكَ وَ قَالَ اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- مسلم)

”نبی ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا گیا تھا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ یا تو پورے بال کٹاؤ یا پھر انھیں ایسے ہی چھوڑ دو۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْشِیْ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِّيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا۔ (حضرت ابوہریرہؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ یا تو دونوں جوتوں کو اتار دے یا دونوں پہن لے۔''

❁ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔''

قزع کے معنی سر کے کچھ بال کتروانا اور کچھ کو چھوڑ دینا۔ اس کے مختلف طریقے ہوتے ہیں، سر کے بیچوں بیچ بال رکھنا (tuft of hair) اور بقیہ حصہ سے بالکل نکال دینا، کانوں کے اوپر اور اطراف سے بالوں کو باریک ترشوانا اور بقیہ سر پر بال یوں ہی چھوڑ دینا۔ یہ اور اس طرح کے دیگر طریقے اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ فیشن اور اظہار مسرت کے لیے سر کے بالوں کو مخصوص طریقے سے ترشوایا جاتا ہے، نقشے، پھول اور مختلف ڈیزائنس بنوائے جاتے ہیں۔ انسان کی عظمت اور شرف کے منافی یہ بات ہوگی کہ وہ اپنی چال ڈھال اور حلیہ سے اس کے وقار کے برعکس کوئی وضع قطع اختیار کرے۔

❁ وَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي اُخْتِي الْمُغِيْرَةُ قَالَتْ۔ وَ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَّلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ۔ فَمَسَحَ رَاْسَكَ وَ بَرَّكَ عَلَيْكَ۔ وَ قَالَ اِحْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ۔ (ابوداؤد)

''حجاج بن حسان نے فرمایا کہ ہم حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میری بہن حضرت مغیرہؓ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تم ان دنوں چھوٹے بچے تھے اور تمھارے دو گیسو یا پیشانی کے دونوں جانب بال تھے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے تمھارے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر و برکت فرمائی۔ اور پھر فرمایا کہ دونوں جانب کے بالوں کو یا تو پوری طرح کٹوا دو یا چھوٹا کر دو کیونکہ (بالوں کو اس طرح چھوڑنا) یہودیوں کا طریقہ ہے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلاً۔ (حضرت جابرؓ۔ ترمذی، ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا ہے۔''

کھانے پینے کی پابندیاں

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا اَنَا فَلاَ اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔ (حضرت ابوجحیفہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ رہو کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

بعض روایتوں میں ہے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر کو دعوت دی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا تھا پھر دوسرے دن جب مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ اس کے لیے کافی ہوگیا۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ یَاْکُلُ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَ یَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پیے کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّہٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْھَسُوْہُ فَاِنَّہٗ اَھْنَأُ وَ اَمْرَأُ۔ (حضرت عائشہ صدیقہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھاؤ کیونکہ ایسا عجمی کرتے ہیں، بلکہ اسے اپنے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ جس سے مزہ آئے گا اور ہضم بھی جلد ہوگا۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلاَ تَاْکُلُوْا مِنْ وَّسَطِہٖ۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے بیچ میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے پلیٹ کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے مت کھاؤ۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهٗ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهٗ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ-ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور لقمہ گر جائے تو جہاں کچھ لگنے کا شبہ ہو، وہاں سے اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْئَلْ وَ يَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْئَلْ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-بیہقی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پاس جائے تو اس کے کھانے میں سے کھالے اور زیادہ کا سوال نہ کرے اور اس کے پینے کی چیزوں میں سے پی لے اور مزید کا سوال نہ کرے۔“

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُرْفَعَ۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ-ابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے دسترخوان پر سے کھانے پینے کی چیزیں اٹھانے سے پہلے لوگوں کو اٹھنے سے منع فرمایا ہے۔“

❁ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَ اَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا۔ (حضرت حذیفہؓ-بخاری، مسلم)

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چاندی اور سونے کے برتن میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہے۔“

❁ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيِيْنَ اَنْ يُّؤْكَلَ۔ (حضرت عکرمہؓ-ابوداؤد)

”نبی ﷺ نے ان لوگوں کے ہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے جو دوسروں پر فخر جتانے کے لیے کھلاتے ہیں۔“

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا۔ (حضرت الجارودؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-متفق علیہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اپنے ساتھی سے اس کی اجازت حاصل نہ کر لے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَ فِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمْرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان بڑا چالاک اور کھانے کا بڑا حریص ہے (اپنے بس میں کرنے میں بہت تیز ہے) اس لیے اپنی جانوں کو بچاؤ، جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو اور اس کے بدلے اسے کچھ تکلیف پہنچے تو اسی پر ملامت ہو گی۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَآءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔

(حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ابوداؤد، ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینے یا اس پر پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔''

منہ اور ناک سے نکلنے والی ہوا، پیٹ اور پھیپڑوں سے ہو کر آتی ہے، اس کا پانی یا غذا پر پڑنا نقصان دہ ہے۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ يَعْنِيْ اَنْ تُكْسَرَ اَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ-بخاری)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَ اَلْبَانِهَا۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے اور اس کے دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔''

جلالہ - جلہ سے ہے جس کے معنی مینگنی کے ہیں۔ جلالہ وہ جانور ہے جس کی خوراک گندی چیزیں ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان گندی چیزوں کے استعمال سے اس کے دودھ اور گوشت میں بھی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا جانور حرام ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک اس کا کھانا اس وقت جائز ہوسکتا ہے جب کہ کچھ دنوں تک اسے گندی چیزوں کو کھانے نہ دیا جائے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور گوشت سے اثر دور ہو جائے۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ۔ (حضرت عمران بن حصینؓ-بیہقی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

مجلس کے آداب

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰی نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

(حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مجلس میں لوگ بیٹھیں، نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ اپنے نبیؐ پر درود بھیجیں تو انھیں حسرت اور نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا، (ان کے اس رویے پر) چاہے تو اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمائے۔''

حسرت اس لیے کہ جب انھیں پتا چلے گا کہ اللہ کے ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت اور ملنے والا اجر کتنا بڑا ہے تو وہ پچھتائیں گے اور کہیں گے کاش ہم نے اس کا اہتمام کیا ہوتا۔ نقصان اس اعتبار سے کہ اس سہو کی بنا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں عذاب سے دوچار کر دے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

(حضرت ابوامامہؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔''

حضرت انسؓ سے روایت ہے جسے ترمذی میں نقل کیا گیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اور محبوب نہ تھا لیکن ہم آپؐ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیوں کہ آپؐ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔

❁ **عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔** (ابوداؤد)

''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو کسی مجلس میں بیچوں بیچ بیٹھے۔''

کسی مجلس کے بیچ میں بیٹھنے کے لیے ظاہر بات ہے لوگوں پر سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے جو کسی بھی صورت مناسب نہیں۔ یہ طرز عمل لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوگا۔ مجلس کے آداب میں سے ہے کہ جہاں جگہ میسر آجائے وہیں پر بیٹھے، جیسا کہ حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں:

کُنَّا اِذَآ اَتَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَهِیْ۔ (ابوداؤد)

''جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔''

❁ **نَهَی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّقِیْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَ یَجْلِسُ فِیْهِ۔**

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ - بخاری)

''نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسْ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔**

(حضرت عمرو بن شعیبؓ - ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو لوگوں کے بیچ ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔''

مثالی زوجین کے لیے ضروری ہدایات

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَفْرَکُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ۔** (حضرت ابوہریرہؓ - مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن اپنی مومنہ بیوی سے ہرگز نفرت نہ کرے، اگر اس کی کوئی ایک عادت پسند نہیں تو اس کی دوسری عادت سے خوشی ملے گی۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی اجنبی کو گھر میں آنے کی دعوت دے۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَ تُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ۔ مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ کے لحاظ سے سب سے برا حال اس شخص کا ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اس کے پاس آئے اور پھر یہ اس کا راز فاش کردے۔''

نبی ﷺ نے بیوی کے ساتھ صحبت سے متعلق باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے اور اس کی وجہ سے شوہر غصے کی حالت میں رات گزارے تو فرشتے اس بیوی پر صبح تک لعنت کرتے ہیں۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ امْرَاَتَانِ يَمِيْلُ لِاِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا جسم ایک طرف کو جھکا ہوا ہوگا۔''

دو بیویاں ہوں تو دونوں کے درمیان عدل کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے صرف ایک ہی بیوی پر توجہ رہے اور دوسری کے ساتھ ناانصافی ہو تو ایسے شخص کے لیے اس حدیث میں وعید سنائی گئی ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا صرف دھڑ ہوگا سر نہیں۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْغَضُ الْحَلاَلِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلاَقُ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔''

عورتوں سے متعلق ہدایات

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يَمْنَعَنَّهَا۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہیں کرنا چاہیے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَمْنَعُوْا نِسَآءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی خواتین کو مسجد میں جانے سے نہ روکو لیکن ان کے لیے بہتر ان کے گھر ہی ہیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلاَّ بِخِمَارٍ۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔
(حضرت زینبؓ۔ مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کو جائے تو خوشبو نہ لگائے۔"

حضرت زینبؓ جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی ہیں، فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے انھیں اور دیگر خواتین کو بطور خاص یہ نصیحت فرمائی تھی۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔"

❁ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ ﷺ۔ وَ قَالَ ﷺ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

(حضرت عبداللہ بن زبیرؓ۔ بخاری)

"(حضرت عبداللہ بن زبیرؓ) نے خبر دی کہ ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تھیلیوں میں روپیہ پیسہ بند کر کے مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمھارا رزق بند کر دے گا، جہاں تک ممکن ہو خیرات کرتی رہو۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔ (حضرت ابو ہریرہؓ۔ ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے، اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے، کیونکہ زنا کار وہی ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا۔ (حضرت میمونہ بنت سعدؓ۔ ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت بناؤ سنگھار کر کے اپنے شوہر کے علاوہ لوگوں کے سامنے اتراتی پھرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے قیامت کے دن کا اندھیرا جس میں روشنی بالکل نہیں ہوتی۔''

❁ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (نسائی)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی روئیں اکھیڑنی والیوں پر، دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے اور گدوانے والی عورتوں پر کہ جو اللہ جل جلالہ کی بنائی ہوئی ساخت کو بدلتی ہیں۔''

آنکھ کے اوپر کے بالوں کو اکھیڑنا، خوب صورتی کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پلکوں کے بالوں کو بھی مخصوص طریقے سے سجایا جاتا ہے۔ اور کئی طریقے خوب صورتی بڑھانے کے لیے اختیار کیے جاتے ہیں۔ خواتین میں یہ طریقے اس قدر عام ہو گئے ہیں کہ اب اس میدان کے باضابطہ ماہرین تیار ہونے لگے ہیں، جنھیں aesthetician کہا جاتا ہے۔ خوب صورتی بڑھانے کے ان مصنوعی طریقوں کو اپنانے والوں پر لعنت کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت کو بدلنے کی کوشش کرنا انتہائی ناپسندیدہ طرزِ عمل ہے۔

فلج کے معنی کشادہ کرنے کے ہیں۔ دانتوں کو کشادہ کرنے کے معنی یہ کہ اوپر کے دانتوں (upper incisors) کے درمیان ہلکی سی جگہ پیدا کر لی جاتی ہے۔ دو دانتوں کے درمیان موجود جگہ (diastemata) کو چہرے کی خوب صورتی کا سبب مانا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں بطور خاص یہ تصور عام ہے۔ اگر دانتوں میں قدرتی طور پر کشادگی نہ ہو تو مصنوعی طریقہ (cosmetic dentistry) اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کو بھی سخت ناپسند کیا گیا ہے۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔ (حضرت علی بن ابی طالبؓ-نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔ (حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ-بخاری)

”نبی علیہ نے بال جوڑنے والی اور بالوں کو جڑوانے والی، دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَنْظُرِ الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْأَۃِ وَلاَ یَنْظُرِ الرَّجُلُ عَوْرَۃَ الرَّجُلِ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ - ابن ماجہ)

”رسول اللہ علیہ نے فرمایا: نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ستر کو دیکھے۔“

❁ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنَّآئِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ۔ (حضرت ابوسعید خدریؓ - ابوداؤد)

”رسول اللہ علیہ نے لعنت فرمائی نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ یَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّ عَشْرًا۔ (حضرت ام حبیبہؓ - بخاری)

”رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، لیکن اسے اپنے شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا لاَ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّیَابِ وَلاَ الْمُمَشَّقَۃَ وَلاَ الْحُلِیَّ وَلاَ تَخْتَضِبُ وَلاَ تَکْتَحِلُ۔

(حضرت ام سلمہؓ - ابوداؤد)

”رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جس خاتون کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ سرخ رنگ کا کپڑا، نہ زیور پہنے اور نہ ہی خضاب یا سرمہ لگائے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ یَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ لَیْسَ مَعَھَا حُرْمَۃٌ۔ (حضرت ابوہریرہؓ - بخاری)

”رسول اللہ علیہ نے فرمایا: جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ ایک دن اور رات کا فاصلہ اس حال میں طے کرے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو۔“

۞ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ (ترمذی)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔''

گھر، والدین اور بچوں سے متعلق رہنما اصول

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْا فِیْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ- بخاری)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ نمازیں (نفل) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَ صِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ۔فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَآءِ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ- مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج غروب ہوجائے تو اپنے جانوروں اور بچوں کو گھروں سے باہر جانے مت دو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی ختم ہوجائے۔ کیونکہ شیاطین سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی زمین پر بھیجے جاتے ہیں یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی ختم ہوجائے۔''

۞ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصُّوْرَةِ فِی الْبَيْتِ وَ نَهٰى اَنْ يَّصْنَعَ ذَالِكَ۔

(حضرت جابرؓ- ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور تصویر بنانے کی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔''

۞ نَهَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔ (حضرت جابرؓ- بخاری)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر سے رات میں گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔''

بخاری شریف ہی میں ایک اور روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ کَانَ لَا یَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً۔

''رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے رات کے وقت تشریف نہیں لاتے تھے یا تو صبح کے وقت آتے یا رات کے ابتدائی حصہ میں تشریف لاتے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ۔**

(متفق علیہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد سے نفرت نہ کرو، جس کسی نے اپنے والد سے نفرت کی اس نے کفر کیا۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَ ھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ۔**

(حضرت سعد بن ابی وقاصؓ - بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے والد کے سوا کسی دوسرے کی طرف جانتے ہوئے بھی اپنی نسبت کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔''

اگر کوئی شخص اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب اپنی نسبت کو مناسب سمجھے تو معنی یہی ہوئے کہ اس کے نزدیک حلال اور حرام کی یکسر تمیز نہیں۔ یہاں کفر سے مراد اللہ کی ذات کے مدمقابل کسی کو شریک کرنے جیسا نہیں بلکہ یہ طرز عمل ناشکری اور کفران نعمت پر دلالت کرتا ہے۔ اپنے والد کے احسانات اور اس کی کرم فرمائیوں سے ناواقف شخص ہی اللہ تعالیٰ کے احسانات کو بھلا کر کفران نعمت میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث میں وعید سنائی گئی۔

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اَبَاہُ مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اُمَّہٗ۔** (مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت ہے اس شخص پر جو اپنے والد کو گالیاں دیتا ہے۔ لعنت ہے اس شخص پر جو اپنی ماں کو گالیاں دیتا ہے۔''

❁ **لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدِ وَ وَلَدِہٖ وَ بَیْنَ الْاَخِ وَ بَیْنَ اَخِیْہِ۔**

(حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ - ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو باپ اور بیٹے کے درمیان دوریاں پیدا کردے یا دو سگے بھائیوں کے درمیان۔''

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَدْخُلُ الْمَلآئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ جُلْجُلٌ وَلاَ جَرَسٌ وَلاَ تَصْحَبُ الْمَلآئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جَرَسٌ۔ (حضرت ام سلمہؓ۔نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں گھونگرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹا پایا جاتا ہو۔''

۞ اَلنُّعْمَانُ یَقُوْلُ وَ ھُوَ یَخْطُبُ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُشْھِدُہٗ عَلٰی عَطِیَّۃٍ اَعْطَانِیْھَا۔ فَقَالَ ﷺ ھَلْ لَّکَ بَنُوْنَ سِوَاہُ۔ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ ﷺ سَوِّ بَیْنَھُمْ۔ (نسائی)

''نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے خطبہ کے دوران یہ حدیث بیان کی کہ میرے والد مجھے اپنے ساتھ لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ جو کچھ انھوں نے مجھے دیا ہے اس پر آپؐ کو گواہ بنا سکیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ان کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں تمھارے؟ ان کے والد نے کہا ہاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب کے ساتھ برابر کا سلوک کرو۔''

باپ کو چاہیے کہ اپنے مال کی تقسیم اپنی اولاد میں مساوی طور پر کرے۔ بچوں کے درمیان ایک طرفہ سلوک ناپسندیدہ ہے۔

معاملات

مرض اور علاج سے متعلق محتاط رویہ

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَ يُسْقِيهِمْ.** (حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ-ابن ماجہ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مریضوں پر کھانے اور پینے کے سلسلے میں جبر نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انھیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَهُوَ بَرِئٌ مِّنَ التَّوَكُّلِ.**

(حضرت مغیرہؓ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے داغ ڈلوایا اور جھاڑ پھونک کا سہارا لیا وہ توکل کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ.**

(حضرت عمرو بن شعیبؓ-ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص علاج کرے اور اس سے متعلق نہ جانتا ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔''

❁ **نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ.** (حضرت ابوہریرہؓ-ابوداؤد، مسند احمد)

''رسول اللہ ﷺ نے ناپاک دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ يعنى اَلسَّمَّ۔ ''رسول اللہ ﷺ نے ناپاک دوا سے منع فرمایا ہے۔ یعنی ایسی دوا جس میں سمیت (poison, toxin) ہو۔'' (ترمذی) زہر قدرتی اور مصنوعی، دونوں طرح کا ہوتا ہے، اس کے استعمال سے نسیجیں (tissues) متاثر ہوتی ہیں یا پھر زخمی۔ جس دوا میں زہر کی مقدار زیادہ یا غیر متوازن ہو، اس کا استعمال کئی لحاظ سے مضر ہوتا ہے۔ کھجلی (hives)، بدن میں جلن اور سوجن جیسی شکایتیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ اور بعض اوقات اس کے کثرت استعمال سے خون کا رسنا (hemorrhage)، بے ہوش ہونا یا حواس کھودینا(clouding of the senses)، فالج (paralysis) یہاں تک کہ عارضۂ قلب بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ جو دوائیں بطور شفا (therapeutic drugs) لی جاتی ہیں ان کا غیر متوازن یا زیادہ مقدار میں استعمال بھی ایسا ہی اثر ظاہر کرتا ہے۔

دواؤں کے علاوہ اسی قبیل کی دیگر چیزوں کو بطور علاج استعمال کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے، جیسے ایک مرتبہ سوید بن طارقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا شراب کے سلسلے میں کہ ہم اس کا استعمال دوا کے طور پر کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ داء یعنی بیماری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور اسی طرح کی دیگر خبیث چیزیں ہرگز انسانوں کے لیے دوا کا کام نہیں دیں گی، بلکہ ان کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہوگا۔

❁ **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِىَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِىْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِىُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا۔** (ابوداؤد)

''حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے دوا میں مینڈک ڈالنے سے متعلق دریافت کیا تو نبی ﷺ نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

دنیا آپ کے لیے... لیکن آپ دنیا کے لیے نہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ۔

(حضرت معاذ بن جبلؓ۔ مسند احمد)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آرام طلبی اور عیش و آرام سے بچتے رہنا، بلا شبہ اللہ کے بندے آرام طلب اور عیش پسند نہیں ہوا کرتے۔“

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب انھیں یمن کی طرف بھیجا تو اس سے قبل نصیحت کے طور پر یہ بات ارشاد فرمائی۔ حدود میں رہتے ہوئے عیش و آرام سے رہنا گرچہ جائز ہے لیکن یہ امت جس مقصد کے لیے دنیا میں بھیجی گئی ہے، اس کا حصول دنیا سے بے رغبتی (زہد) سے ممکن ہے۔ دنیا میں رہ کر آخرت کے لیے کام کرنے کا مزاج زاہدانہ زندگی ہی سے پیدا ہوسکتا ہے۔ اللہ کے ایسے خاص بندوں کا عیش و آرام دنیا میں نہیں بلکہ:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ.

”اے اللہ! کوئی عیش و آرام نہیں سوائے آخرت کے عیش و آرام کے۔“

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا ذِئْبَانِ جَآئِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالتَّبْرَنِ لِدِيْنِهٖ. (حضرت کعب بن مالکؓ-ترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو اتنی تباہی نہیں کریں گے جتنا مال و جاہ کی حرص آدمی کے دین کو تباہ کرتی ہے۔“

❁ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَّتَجَشَّأُ فَقَالَ. اَقْصِرْ مِنْ جُشَآءِ کَ. فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْيَا. (ترمذی)

”حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنی ڈکاروں کو کم کرو۔ کیونکہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ بھوکے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتے رہے۔“

❁ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ. (ترمذی)

”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دینار اور درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔“

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِيْ مِثْلِهَا لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهَا۔ (حضرت حذیفہ بن یمانؓ-ابن ماجہ)

''جس شخص نے گھر بیچا پھر اس کی قیمت سے اس جیسا دوسرا گھر نہیں خریدا تو اس کے حصہ میں برکت نہیں آئے گی۔''

اس حدیث سے رہنے کے لیے گھر کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔گھر کا بننا یا اس کا خریدنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اگر کسی وجہ سے گھر فروخت کرنے کی نوبت آجائے تو اس سے حاصل ہونے والی رقم سے رہنے کا دوسرا انتظام کر لینا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ حاصل شدہ رقم کہیں اور خرچ ہو جائے۔

۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔

(حضرت عبداللہؓ-ترمذی)

''الضیعہ مت جمع کرو ورنہ تمھیں دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔''

ضَيْعَةَ سے مراد باغ، کھیت اور غیر منقولہ جائداد (estate, hamlet) کے ہیں۔ جب یہ کسی کی ملکیت میں آجاتے ہیں تو ان کی حفاظت اور انھیں ڈیولپ کرنے کے لیے کافی تگ و دو ہونے لگتی ہے اور آدمی ان سے جدا ہونے کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور دھیرے دھیرے مال و جاہ کی محبت دل میں گھر کرنے لگتی ہے۔ پھر بندۂ خدا، بندۂ زمانہ بن جاتا ہے۔ دنیا کی اس غیر ضروری محبت کو دل سے نکالنے اور صرف اللہ ہی کے ہو کر رہنے کا بس ایک ہی طریقہ بتایا گیا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ (آل عمران:۹۲)

''تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنھیں تم عزیز رکھتے ہو۔''

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس میرا پسندیدہ صرف ایک باغ بیرحاء ہے، آپ ﷺ اس کو اللہ کی راہ میں جیسا مناسب سمجھیں صرف کر دیں۔ (بخاری)

ماحولیات کے بہتر معیار کے لیے ضروری پابندیاں

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَنْزِلُوْا عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ وَلاَ تَقْضُوْا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستے کے درمیان مت اترو اور نہ وہاں اپنی ضروریات پوری کرو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الْمَلاَعِنَ الثَّلاَثَةَ الْبَرَازَ فِى الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (حضرت معاذ بن جبلؓ۔ابوداؤد، ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ناپسندیدہ باتوں سے بچو کیونکہ ان کی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔ دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَنْ يُّبَالَ فِى الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (حضرت ابوقتادہؓ۔نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ جُحْرٍ۔

(حضرت عبداللہ بن سرجیسؓ۔ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا اللاَّعِنَيْنِ۔ قَالُوْا وَمَا اللاَّعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِىْ يَتَخَلّٰى فِىْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِىْ ظِلِّهِمْ۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باتوں سے بچو جن کی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔ ہم نے پوچھا وہ کیا لعنت والی باتیں ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام راستے اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب اور پاخانہ کرنا۔''

❁ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

(بخاری، مسلم)

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جان دار پر نشانہ لگائے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ فُلاَنًا قَتَلَنِیْ عَبَثًا وَلَمْ یَقْتُلْنِیْ لِمَنْفَعَةٍ۔ (حضرت شریدؓ-نسائی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک چڑیا کو بس یوں ہی مار ڈالے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے شکایت کرے گی کہ اے میرے رب! فلاں شخص نے مجھے یوں ہی کھیل کے طور پر مار ڈالا، مجھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے نہیں مارا۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔ (حضرت ابوالملیحؓ عن ابیہ-ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

جان دار کے جسم سے کھال نکال دی جائے تو خون سے علیحدگی کے سبب اس میں بدبو پیدا ہونے لگتی ہے، اور وقت گزرنے کے ساتھ اس میں سڑان پیدا ہونے لگتی ہے۔ دباغت (tanning) کے ذریعہ کھال کی نمی اور اس میں جمع خون نکال دیا جاتا ہے جس سے کھال پاک ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ (عن ابن عباسؓ-مسلم)۔ ''جب کھال پر دباغت کی گئی تو وہ پاک ہے۔'' ایسی کھال (Leather) استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن واضح رہے اللہ تعالیٰ نے جان داروں کی کھالیں اس طرح بنائی ہیں کہ صرف انھیں جانوروں کی کھالیں دباغت سے پاک ہوتی ہیں جو حلال کیے گئے ہیں۔ بقیہ جانوروں کی کھالیں دباغت کے باوجود پاک نہیں ہوتیں۔

تجارت کے اصول وآداب

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ مُسَاعَاةَ فِی الْاِسْلاَمِ۔ (حضرت ابن عباسؓ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں عصمت کی خرید وفروخت کا کاروبار جائز نہیں ہے۔''

✿ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ۔ قِیْلَ وَمَا تُزْهِیَ؟ وَ قَالَ ﷺ حَتّٰی تَحْمَرَّ۔ وَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمْرَةَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ۔ (حضرت انسؓ۔ بخاری، مسلم)

''اللہ کے رسول ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے انھیں بیچنے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کہ پکنے سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا؟''

✿ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ۔

(حضرت ابن عباسؓ۔ بخاری، مسلم)

''جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہ ایسا اناج ہے جس کو قبضہ میں لینے سے پہلے بیچا جائے۔''

جب تک کے فروخت کیے جانے والے اناج کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہ ہو اسے بیچنا درست نہیں۔ اندازاً اشیاء کو خریدنے اور ان کی قیمتوں کا تعین کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تاجر، اپنی فروخت ہونے والی اشیاء کے سلسلے میں جواب دہ ہے۔

✿ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْکَالِیءِ بِالْکَالِیءِ۔ (حضرت ابن عمرؓ۔ دار قطنی)

''نبی ﷺ نے اس تجارت سے منع فرمایا ہے جس میں دونوں جانب ادھار ہو۔''

✿ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ۔ (ترمذی)

''حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا ہے جو میرے پاس نہ ہو۔''

اصطلاحاً ایسی تجارت کو الغرر کہتے ہیں جس کے معنی دھوکہ، خطرہ وغیرہ کے ہیں۔ اس طرح کی تجارت speculative bussiness بھی کہلاتی ہے۔ جو چیز قبضہ میں نہ ہو اور جس کی

کیفیت اچھی طرح معلوم نہ ہو اس کی فروخت مناسب نہیں۔ گائے کے پیٹ میں پلنے والا بچہ، دریا میں تیرنے والی مچھلیاں، کھیت میں اگنے والی فصل وغیرہ کا کاروبار جائز نہیں، پھلوں کو اچھی طرح پکنے سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت بھی اسی سے متعلق ہے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر اس طرح کی تجارت ہو تو بائع اور مشتری کو کس طرح کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔ (حضرت ابو ہریرۃؓ-ترمذی)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔''

مُحَاقَلَة- حقل (area) سے ہے جس کے معنی وہ کھیتی کے ہیں جس میں نرم نرم درخت نکلے ہوں اور جڑیں سخت نہ ہوئی ہوں۔ محاقلہ کی تجارت سے مراد یہ کہ کوئی شخص کہے کہ ایک کوئنٹل اناج کے بدلے اس کھیت کی پوری فصل مجھے بیچ دو۔ یہ تجارت اس لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کو نہیں معلوم کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا۔

مُزَابَنَة۔ ان کھجوروں کی تجارت جو درخت پر لگی ہوں ان کے عوض میں جو زمین پر ہیں۔ یہ بھی اس لیے جائز نہیں کہ زمین پر موجود کھجوروں کا وزن معلوم ہے جب کہ درخت پر اگنے اور پکنے والے کھجوروں سے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا، یہ زیادہ بھی ہوسکتے ہیں اور کم بھی۔

❁ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ۔ (ترمذی)

''اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔''

مُعَاوَمَه- عام سے ہے۔ عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ کا مطلب ایسا معاہدہ کرنا جس کے تحت ایک درخت کے پھل سال یا دو سال کے لیے بیچنا طے پائے قبل اس کے کہ وہ پھل پیدا ہوں۔ اس میں دھوکہ ہے، شاید پھل ہی پیدا نہ ہوں یا اس مقدار میں پیدا نہ ہو جس کا اندازہ پہلے ہی کر لیا گیا تھا۔

مُخَابَرَة- زراعت کے لیے زمین اس شرط پر دینا کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں سے تین یا چوتھائی (ثلث او ربع) حصہ دیا جائے۔ یہ اس لیے مناسب نہیں کہ پیداوار کی صحیح مقدار

دونوں کے علم میں نہیں ہوتی، زیادہ ہوتو دینے والے کو ناگوار معلوم ہو اور کم ہوتو لینے والے کو نامناسب معلوم ہو۔

❁ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا۔
(حضرت جابرؓ-ترمذی)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ، مخابرہ اور ثنیا سے منع فرمایا ہے مگر اس صورت میں کہ اندازہ اور مقدار ٹھیک ٹھیک معلوم ہو۔''

ثُنْیَا - ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں۔ اگر اس کا وزن بخوبی معلوم ہو تو جائز ہے۔ مثلاً کہے کہ سو کوئنٹل اناج تولے ہوئے ہیں اس میں سے چار حصے بیچے مگر اس کا پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے۔ اور اگر کہے اس سو کوئنٹل اناج میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں، یہ درست نہیں۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے۔''

مُنَابَذَہ - نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں (to hurl 'fling)۔ بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو تجارت لازمی ہوگئی۔

مُلَامَسَہ - لمس (touch) سے ہے جس کے معنی چھونے کے ہیں۔ ملامسہ یہ ہے کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو تجارت واجب ہوگئی۔ اگرچہ اس چیز کو اس نے نہ بھی دیکھا ہو جس کی تجارت واجب ہوئی ہے، رات ہو یا دن اس چیز کو خریدنا ضروری قرار دیا جائے۔

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔ (حضرت جابرؓ-مسلم)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کرانے (copulation - نر کو مادہ پر چڑھانا) کی اجرت سے منع فرمایا اور اس پانی سے بھی جو کھیتی کو دیا جائے۔''

❁ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ۔ (حضرت جابرؓ-مسلم)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔''

❁ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیْوَانِ بِالْحَیْوَانِ نَسِیْئَۃً۔
(حضرت سمرہ بن جندبؓ-ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

''نبی ﷺ نے جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلاَ الدِّرْھَمَ بِالدِّرْھَمَیْنِ۔
(حضرت عثمان بن عفانؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے مت بیچو۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَحْتَکِرُ اِلاَّ خَاطِیٌٔ۔ (حضرت معمر بن عبداللہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی (hoarding, trade monopoly) نہیں کرتا مگر گناہ گار۔''

ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ اناج کو گوداموں میں محفوظ کیا جائے تاکہ قیمتیں بڑھنے کے بعد اسے فروخت کیا جاسکے۔ یہ عمل سراسر غیر انسانی ہے۔ عوام کی ضروریات کی تکمیل کے لیے اناج کو بروقت فروخت کرنا چاہیے۔ ورنہ قیمتوں میں اضافہ، افلاس و بھوک مری جیسے مسائل سے معاشرہ دو چار ہوگا۔ ذخیرہ اندوزی کی لعنت کے باعث ہمارے ملک میں خاصی بڑی تعداد بھوک سے دو چار ہے، ایسی تعداد کروڑوں میں ہے جن کا دن میں ایک یا دو وقت کے کھانے پر گزر ہوتا ہے۔ پلاننگ کمیشن کی 2010 کی رپورٹ کے مطابق ہمارے ملک میں تقریباً 16 ملین ٹن گیہوں گوداموں میں اسٹور کیا ہوا ہے جب کہ ناگہانی صورت حال سے نمٹنے کے لیے قاعدہ کے مطابق صرف 7 ملین ٹن اسٹور کرنا چاہیے۔ اگر اسی طرز پر خانگی گوداموں کا جائزہ لیا جائے تو ملک کی موجودہ معاشی بدحالی کو سمجھنے میں زیادہ دشواری نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی کہ کس طرح دولت غریبوں سے امیروں کی جانب منتقل ہوتی جارہی ہے۔

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَ لَہٗ شَرِیْکٌ فِیْ رَبْعَۃٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ فَاِنْ رَّضِیَ اَخَذَ وَ اِنْ کَرِہَ تَرَکَ۔ (حضرت جابرؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا اس کے باغ میں یا زمین میں کوئی حصہ دار ہو،

اس کا اپنا حصہ بیچنا درست نہیں جب تک کہ اپنے حصہ دار کو اس کی اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو بیچ دے اور اگر اسے یہ ناپسند ہو تو چھوڑ دے۔''

❁ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ النَّجْشِ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ ابن ماجہ)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔''

نَجْش یہ ہے کہ بائع سے سازش کر کے مال کی قیمت بڑھا دے تاکہ دوسرے خریدار دھوکا کھائیں اور زیادہ قیمت دینے پر آمادہ ہو جائیں۔ آج کل نیلام میں لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اور یہ عمل بلا روک ٹوک ہوتا ہے اور اسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔

قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تَنَاجَشُوْا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ ابن ماجہ)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجش (چال بازی) مت کرو۔''

❁ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الْبَغِيِّ۔

(حضرت ابوجحیفہؓ۔ بخاری)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی کمائی اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

کتے کی تجارت حرام ہے اور اس کی قیمت بھی۔ بعض دوسری روایتوں میں ہے کہ کھیت کی رکھوالی کے لیے کتے کو پالا جا سکتا ہے اس غرض کے لیے کتے کی خرید بھی جائز ہوگی۔ غالباً اسی بنا پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان کتوں کی تجارت درست ہے جن سے فائدہ پہنچے۔

لونڈیوں کی کمائی سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ پیسہ ہے جو اسے فحش کام کرنے پر میسر آتا ہے۔ اس سے مراد وہ پیسے نہیں جو وہ کسی حلال اور پاک ذریعہ آمدنی کو اختیار کرتے ہوئے حاصل کرے۔ ہارون بن عبداللہ، طارق بن عبدالرحمٰن قریشی سے روایت کرتے ہیں کہ رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس میں آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند چیزوں سے منع فرمایا ہے پھر بیان کیا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے۔ اِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَ قَالَ هٰكَذَا بِاَصَابِعِهٖ

نَحوَ الْخُبزِ وَالْغزْلِ وَالنَّقْشِ۔ مگر جو وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کمائے۔ آپ نے انگلیوں سے اشارہ کیا جیسے روٹی پکانا، چرخہ کاتنا اور روئی دھننا وغیرہ۔ (ابوداؤد)

۞ **نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیْوَانِ۔** (حضرت سعید بن مسیبؒ-ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے گوشت کو مویشی کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَلَقُّوا السِّلَعَ حَتّٰی یُهْبَطَ بِهَا اِلَی السُّوْقِ۔**

(حضرت ابن عمرؓ- بخاری، مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے جا کر مال نہ خریدو یہاں تک کہ وہ بازار میں اتار لیا جائے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔** (حضرت جابرؓ-مسلم)

''شہری، دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق دیتا ہے۔''

چیزوں کی خرید و فروخت کے لیے بہتر مقام مارکیٹ ہے جہاں کی صورت حال کا صحیح اندازہ کرتے ہوئے بائع اور مشتری اپنے تجارتی معاملات انجام دے سکتے ہیں۔ آج کل شہروں سے تاجر دیہات جا کر تجارتی معاملات کرتے ہیں۔ چونکہ مارکیٹ کی صورت حال اور اشیاء کی قیمتوں کے سلسلے میں دیہاتی لاعلم ہوتے ہیں اس لیے امکان ہے کہ خرید و فروخت کا معاملہ، دونوں کے لیے کسی نہ کسی طرح سے نقصان کا باعث بنے۔

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ یَسِمُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ۔**

(حضرت ابوہریرہؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔''

۞ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَ کَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ۔**

(حضرت ابوقتادہؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ یہ پہلے مال کے فروخت کا ذریعہ بنتی ہیں بعد میں اس کو گھٹادیتی ہیں۔"

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ (حضرت ابوہریرہؓ-ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

"اللہ کے رسول ﷺ نے ایک چیز کی دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔ (حضرت ابن عمرؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی اپنے بھائی کی تجارت پر تجارت نہ کرے۔"

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لاَ يَعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ-مسلم)

"اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کھجور کا ایسا ڈھیر جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے ڈھیر کے بدلے میں بیچنے سے جس کا وزن معلوم ہو۔"

❁ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَطِيْبَ۔ (حضرت جابر بن عبداللہؓ-مسلم)

"اللہ کے رسول ﷺ نے کھجوروں کو پاک ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ۔

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ-ابن ماجہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر۔"

❁ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰو وَ مُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ۔ (حضرت جابرؓ-مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اسے لکھنے والے اور اس کا گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور کہا کہ وہ سارے ایک جیسے ہیں۔"

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلاَ يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ-مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی فروخت ہوئی چیز کوئی دوسرا ہرگز نہ بیچے اور نہ کسی دوسرے کے پیغام پر کوئی اپنا پیغام دے۔''

یعنی ایک تاجر اپنی کوئی چیز فروخت کرے تو یہ مناسب نہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس چیز کو فروخت ہونے سے روک کر کوئی اپنی چیز بیچے، نہ صرف یہ بلکہ اگر کسی چیز پر کسی سے بیع کی بات چیت چل رہی ہو اس سلسلے میں بھی کسی دوسرے کو مداخلت نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے جب تک کہ وہ عورت اس پیغام سے انکار نہ کرے تب تک کوئی دوسرا شخص اس کے پاس اپنا پیغام نہ بھیجے۔

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ تَمْرًا فَاَصَابَتْهَا جَآئِحَةٌ فَلاَ يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَا تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔**

(حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ابوداؤد)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو پھل بیچو اور اس میں کوئی خرابی نکل آئے تو تمھارا اپنے بھائی سے ایک پیسہ بھی لینا جائز نہیں، آخر تم اپنے بھائی سے ناحق مال کیسے لے سکتے ہو؟''

ضروریات سے فراغت کی لازمی شرطیں

❁ **نَهَانَا يَعْنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِىَ بِالْيَمِيْنِ۔** (حضرت سلمان فارسیؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ضرورت سے فارغ ہونے کے لیے قبلہ رخ ہوکر بیٹھنے یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَةٍ فَلاَ يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلاَ يَسْتَدْبِرْهَا۔** (حضرت ابوہریرہؓ۔مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی طرف نہ اپنا چہرہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔''

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مغفلٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ وَ قَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔ (ترمذی)

''حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور کہا کہ اکثر وسوسے اسی بنا پر ہوا کرتے ہیں۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلاَ یَمَسَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلاَ یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِهٖ۔ (حضرت ابوقتادہؓ-نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ۔

(حضرت عبداللہ بن سرجیسؓ-ابوداؤد، نسائی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔''

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الْمَلاَعِنَ الثَّلاَثَةِ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ۔ (حضرت معاذ بن جبلؓ-ابوداؤد، ابن ماجہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ناپسندیدہ باتوں سے بچو کیونکہ ان کی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے: دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا۔''

اختتامیہ

ان احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے برائیوں سے حفاظت اوران کے ازالہ کا کیسا جامع اور ہمہ گیر منصوبہ پیش کیا ہے۔ ہر ضابطہ اخلاق، ہر اصول، ہر عمل اور ہر ایک قانون، قوت نافذہ سے محیط ہے۔ یہ قوت نافذہ کہیں اللہ تعالیٰ کا خوف تو کہیں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اتباع ہے، کہیں نفسیاتی تو کہیں طبی و اخلاقی محرکات ہوتے ہیں۔ انسانی تاریخ شاہد ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نہ صرف برائیوں سے رکے رہے بلکہ اس کے لیے کیے جانے والے عمل میں حیرت انگیز تیزی دکھائی۔ اور رسول اکرم ﷺ کے ہر قول کو زندگی کا رہنما بنا لیا۔ ان سلف صالحین کی زندگیاں اسی سے عبارت ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے چند غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور مجھ سے خیانت کرتے ہیں۔ میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں ان کو برا بھلا کہتا ہوں اور مارتا ہوں۔ بتائیے میرا اور ان کا حساب کیسے لیا جائے گا؟ رسول ﷺ نے فرمایا: جس وقت قیامت کا دن ہوگا، انھوں نے جس قدر تجھ سے خیانت کی ہوگی، تیری جتنی نافرمانی کی ہوگی اور جھوٹ بولا ہوگا اس کا ان سے حساب لیا جائے گا۔ اور جس قدر تو نے ان کو سزا دی ہوگی اس کا حساب لگایا جائے گا۔ اگر تمھاری سزا ان کے گناہوں کے مطابق ہوئی تو تجھے نہ ثواب ملے گا نہ عذاب۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو زائد حق تیرے لیے ہوگا۔ اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو ان کے لیے اس زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ آدمی تھوڑی دور جا کر رونے لگا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا؟

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلاَ تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا ط وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ط وَ كَفٰى بِنَا حَاسِبِیْنَ O

(الانبیاء: ۴۷)

''قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔''

اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اپنے اور ان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات بہتر نہیں سمجھتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں، میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل جنابت کے وقت ایک بال جتنی جگہ چھوڑ دی اور اس کو نہ دھویا تو اس کو آگ سے ایسا اور ایسا عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ (اس کے بعد سے) میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کی (یعنی کبھی سر پر بال نہیں رکھے)۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا۔ پھر فرمایا کہ (یہ ایسے ہی ہے کہ) تم میں سے کوئی آگ کا قصد کرتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے چلے جانے کے بعد اس شخص سے لوگوں نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اور اسے (بیچ کر) فائدہ اٹھاؤ۔ اس نے کہا خدا کی قسم! اسے ہرگز نہیں لوں گا، جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے۔ (مسلم)

برائیوں سے رکے رہنے کا تعلق فرد کے اندرون سے ہے۔ اگر دل میں ایمان مضبوط ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہو تو پھر کسی چیز سے رکنے میں تردد نہیں ہوتا۔ رسول اکرم ﷺ کی یہ تعلیمات، زندگی کے ہر موڑ پر ہمارے جذبۂ ایمان کا امتحان لیتی رہتی ہیں۔ آپ ﷺ کے اسی قول کو لیجیے کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا، دن میں کئی مرتبہ اس کے تحت جائزے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

برائیوں سے فوری رک جانا، کسی بھی فرد کی حسب ذیل خوبیوں کو واضح کرتا ہے:

● اللہ سے شدید ● رسول اکرم ﷺ سے محبت و اتباع ● ایمان کی پختگی

● دین اسلام کے حق ہونے کا یقین ● ایمانی غیرت اور حساسیت ● دل کی پاکیزگی ● خیر کی طلب ● شخصی ارتقاء کی تڑپ ● حقیقت پسندی ● معاشرتی برائیوں کے ازالہ کی فکر ● سخت باز پرسی کا احساس ● آخرت کی نجات۔

ملت اسلامیہ سارے انسانوں کی رہنما اور رہبر بنا کر دنیا میں برپا کی گئی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس سے سب واقف ہیں، اس کے تقاضوں میں سے ہے کہ اہل ایمان انتہائی احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ زندگی کے تمام ہی معاملات میں محتاط رہنے کی تلقین، رسول اکرم ﷺ کے منع فرمانے میں مضمر ہے۔

جب برائیوں سے تعلق اجتنابی ہو تو نیکیوں کے فروغ کے لیے اقدام ایجابی ہوگا۔ یہ حقیقت انسانی نفسیات سے قریب تر ہے۔ دین اسلام نے انسانی فطرت سے میل کھانے والے اصولوں کا تعین کرتے ہوئے اس حقیقت کو کئی پہلوؤں سے واضح کیا ہے۔ نیکیاں، برائیوں کو دور کرتی ہیں، نیکی اور بدی یکساں نہیں ہوسکتے، برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کا سلوک خوشگوار نتائج کا موجب ہوتا ہے اور برائیوں سے اجتناب کار خیر کے لیے راہیں ہموار کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ سے ہمارا ایمانی تعلق، عمل میں ڈھلتے رہنے کا تقاضا کرتا ہے۔ خالی خولی دعوے، محبت کا دم بھرنا۔ یہ کسی فرد کو تو مطمئن کر سکتے ہیں لیکن ضمیر کو نہیں۔ اور نہ ہی ان کھوکھلے دعووں کی بنیاد پر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ غذا، پانی، ضروریات زندگی، والدین، بیوی بچے، رشتے دار، دوست احباب ان سب سے ہمارا کسی نہ کسی درجہ کا تعلق قائم رہتا ہے، ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو ان تمام سے تعلق کی نوعیت اور کیفیت کو واضح نہ کر سکے۔ تو پھر رسول اکرم ﷺ سے ایمانی اور قلبی تعلق ہی کیوں غیر واضح رہے؟ رسول اکرم ﷺ سے تعلق درود و سلام اور جلسہ و جلوس سے آگے بڑھ کر روزمرہ کے معاملات پر چھا جانا چاہیے۔ زندگی کا کوئی شعبہ، ہر روز انجام دیا جانے والا کوئی کام ایسا نہ ہو جس کے لیے رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات سے رہنمائی نہ حاصل کی گئی ہو۔ ہر دم یہ فکر دامن گیر رہے کہ رسول اکرم ﷺ سے محبت کے تقاضوں کو کس حد تک پورا کیا جا رہا ہے۔

رسول اکرم ﷺ سے محبت، اتباع کا تقاضا کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے جو کچھ دیا ہے انھیں لینے اور جن سے منع کیا ہے ان سے رک جانے میں محبت اور اتباع کی کیفیات ہی محرک بنتی ہیں، بلکہ لینے اور رک جانے میں کبھی محبت، اتباع کے لیے تو کبھی اتباع، محبت کے لیے راہیں ہموار

کرتی ہے۔اس محبت واتباع کے حسین امتزاج کے ساتھ جب اہل ایمان کی زندگی بسر ہونے لگےتو پھر، انسانوں کی رہنمائی ورہبری اسی کا طرۂ امتیاز اور اسی کا حق بن جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قوموں کی رہنمائی کے لیے اہل ایمان کی محبت اور اتباع کی اسی کیفیت کو لازم قرار دیا ہے۔

آج کا انسان اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بالکل کھوکھلا ہو چکا ہے۔ وہ حق کا متلاشی ہے۔ غیر اللہ سے کروڑوں انسانوں کا رجوع ہونا ان کی اسی اندرونی کیفیت کا اظہار ہے۔ وہ اپنے حقیقی خالق و مالک کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ امت مسلمہ کے موثر رول ہی سے انسانوں کا ان کے خالق سے بامعنی تعلق قائم ہوسکتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں انسانوں کو وہ سب کچھ دیا جاسکتا ہے، جس سے ان کی روحانی اور مادی ضرورتیں احسن طریقے سے پوری ہوسکیں۔ رسول اکرم ﷺ اسی لیے دنیا میں تشریف لائے تھے تاکہ کتاب وحکمت کی تعلیم کے ذریعے انسانیت کا تزکیہ کرسکیں اور ملت اسلامیہ میں وہ پاکیزہ مزاج، جذبۂ خیر خواہی، انسانی ہمدردی اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرسکیں جو انسانیت کی بہی خواہی کے لیے ضروری ہیں۔ ہمارے درمیان رسول اکرم ﷺ کی رہنمائی بھی ہے اور حق کی پیاسی انسانیت بھی، بس کمر بستہ ہوکر میدان عمل میں کود پڑنا ہے، انسانوں کے تمام مسائل کو اسوۂ رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں حل کرنا ہے، مثالی معاشرہ کے ماڈل کے لیے رسول اکرم ﷺ کے معاشرہ کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ہماری ہر سطح کی کوششیں، انسانیت کو دینے والی بھی ہوں اور انھیں نقصان دہ چیزوں سے روکنے والی بھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَاسْتَعَاذَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (حضرت ابوامامہؓ۔ ترمذی)

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جو تیرے نبی محمدؐ نے تجھ سے طلب کیا ہے۔ اور ہم ان سب چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے تیری پناہ چاہی ہے۔ بس ایک تو ہی ہے، جس سے مدد چاہی جائے۔ اور تیرے ہی کرم پر منحصر ہے مرادوں تک پہنچنا۔ اور سوا تیرے کوئی طاقت اور قوت نہیں۔